548

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 20۔دسمبر 2011

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

1. جناب اعجاز احمد خان: یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ لاہور شہر میں واقع پٹرول پمپس پر کم پیمانہ اور ملاوٹ شدہ تیل کی فروخت کی بڑھتی ہوئی شکایات کے ازالے کا فوری اہتمام کیا جائے۔

2. محترمہ نگہت ناصر شیخ: یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے علیحدہ خود مختار ڈائریکٹوریٹ قائم کیا جائے تاکہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے عالمی معاہدہ کے مطابق صوبہ کے بچوں کو بھی سماجی، معاشی اور ثقافتی تحفظ و حقوق مل سکیں۔

3. الحاج محمد الیاس چنیوٹی: اس ایوان کی رائے ہے کہ چنیوٹ میں لوہے و دیگر معدنیات کے وسیع ذخائر نکالنے اور ان سے جلد از جلد استفادہ کرنے کا اہتمام کیا جائے تاکہ صوبہ کی معیشت مزید مضبوط ہو سکے۔

4. محترمہ آمنہ اُلفت: اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت وومن منسٹری کے تحت صوبہ پنجاب کو منتقل ہونے والے وومن کرائسز سنٹرز کو ان کے قیام کے اغراض و مقاصد کے مطابق چلانے کے لئے ان اداروں کے اوقات کار کو متاثرہ خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے آٹھ گھنٹے کی بجائے کل وقتی اداروں میں تبدیل کرے تاکہ متاثرہ خواتین کی صحیح معنوں میں فلاح و بہبود کا ہدف حاصل کیا جا سکے۔

5. سردار خالد سلیم بھٹی: اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت لاہور کی طرح، بورے والا شہر میں بھی واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کرنے کے اقدامات اٹھائے تاکہ بورے والا کے شہریوں کو بھی صاف پینے کا پانی مل سکے۔

550

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تیئیسواں اجلاس

منگل،20۔دسمبر2011

(یوم الثلاثہ،24۔محرم الحرام1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

أَلَآ إِنَّ أَوۡلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُونَ ﴿٦٢﴾ ٱلَّذِينَ
ءَامَنُواْ وَكَانُواْ يَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ ٱلۡبُشۡرَىٰ فِي ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا وَفِي
ٱلۡأٓخِرَةِۚ لَا تَبۡدِيلَ لِكَلِمَٰتِ ٱللَّهِۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلۡفَوۡزُ ٱلۡعَظِيمُ ﴿٦٤﴾

سورۃ یُونس آیات62تا64

سن رکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں اُن کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے (62)(یعنی)وہ جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگار رہے(63)اُن کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی۔اللہ کی باتیں بدلتی نہیں یہی تو بڑی کامیابی ہے(64)

وماعلینا الالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا
ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلقہ سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایک انتہائی ضروری بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: بسراء صاحب! میری بات سنیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! میں اپنی بات بعد میں کر لوں گا۔

جناب سپیکر: سکولز ایجوکیشن سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: سوال نمبر 2053 ہے۔اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

لاہور۔پی پی 143، 144 میں شیلٹر لیس سکولوں کے نام و دیگر تفصیلات

*2053: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔143-144 میں شیلٹر لیس سکولوں کے نام کیا ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں زیر تعلیم بچے کس جگہ بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان سکولوں کی عمارات تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) حلقہ پی پی۔143، 144 میں کوئی بھی شیلٹر لیس سکول نہ ہے۔

(ب) تمام سکولوں میں بچے سکول کی عمارات میں بنچ اور ڈیسک پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

(ج) جز (الف) اور (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میری وزیر موصوف سے استدعا ہے کہ وہ جواب کے جز (الف) کی تھوڑی سی explanation کر دیں

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ان کے سوال کا جو جز (الف) ہے۔ حلقہ پی پی۔143، 144 میں shelterless سکولوں کے نام کیا ہیں؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ حلقہ پی پی۔143، 144 میں کوئی بھی shelterless school نہیں ہے۔ صرف پی پی۔143، 144 لاہور بلکہ پورے لاہور شہر میں کوئی ایسا سکول نہیں ہے جو shelterless ہو۔ جیسا کہ معزز ممبر نے کہا ہے کہ میں shelterless schools کو explain کروں۔ یہ وہ سکول ہوتے ہیں جہاں پر کسی dispute کی وجہ سے ہماری کوئی بلڈنگ نہیں بن سکی اور عمارت کے بغیر کوئی سکول چل رہا ہو تو اسے shelterless کہتے ہیں۔ لاہور میں کوئی ایک بھی ایسا سکول نہیں ہے جہاں پر عمارت موجود نہ ہو اور بچے باہر کہیں کھلی جگہ پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہے ہوں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ کو پی پی۔143,144 پر ہی رہنا چاہئے تھا۔ آپ نے تو سارے لاہور کی بات کر دی ہے کہیں آپ اس وجہ سے قابو میں نہ آ جائیں۔ محترمہ! آپ فرمائیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! وزیر صاحب نے ابھی جواب جو دیا ہے اس کے متعلق میں پی پی۔143,144 کے صرف ایک سکول کی ہی بات کرتی ہوں۔ قادریہ پرائمری سکول بالکل shelterless ہے اس کے اندر صرف دو کمرے موجود ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: کون سا سکول ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب والا! قادریہ پرائمری سکول۔ یہ سکول یونین کونسل 37 میں موجود ہے یہ سکول shelterless ہے بچے برآمدے میں بیٹھتے ہیں بلکہ برآمدے میں بھی دو تین کلاسیں اکٹھی بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتی ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب والا! میں بھی اس میں اپنا سوال add up کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ ان کا سوال ہے پہلے اس کا جواب آنے دیں پھر اس کے بعد دیکھتے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ قادریہ پرائمری سکول جس کا معزز ممبر نے ذکر کیا ہے یہ ایک rented building میں قائم ہے اور وہاں پر دو کمرے موجود ہیں۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ وہاں پر بچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اس وجہ سے ان کی بات درست ہے کہ بچوں کو برآمدے میں یا باہر تعلیم حاصل کرنا پڑتی ہے۔ میں نے shelterless schools کے متعلق پہلے عرض کر دیا ہے کہ اس میں سرے سے کوئی بلڈنگ موجود نہیں ہوتی صرف میدان ہوتا ہے اور وہاں پر بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس سکول میں چونکہ کمرے موجود ہیں اور سکول ایک rented building میں چل رہا ہے۔ یہ بھی محترمہ درست فرما رہی ہیں کہ بچوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے بچے باہر برآمدے میں پڑھتے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا آپ اس کو بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب والا! اس سوال کا جو جز (ب) ہے میں اس پر ضمنی سوال کرنا چاہوں گی کہ محکمہ نے اس کا جواب کیوں غلط دیا ہے جبکہ ایسی عمارتیں موجود ہیں جہاں پر بچے برآمدے میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ برآمدے میں بھی وہ زمین پر، فرش پر اور اپنے گراؤنڈ میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ ڈیپارٹمنٹ نے یہ جواب دیا ہے کہ وہ بنچ اور ڈیسک پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب والا! سکول میں بچوں کے پاس بنچوں اور ڈیسکوں کی availability ہے۔ جیسے ہی funds آتے ہیں سکولوں میں ڈیسک اور بنچ فراہم کر دیئے جاتے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو پھر یہ بتانا چاہوں کہ shelterless سکول وہ ہے کہ جہاں پر سرے سے کوئی عمارت نہیں ہے، کوئی چھت نہیں ہے اس کو ہم shelterless کہتے ہیں۔ لاہور شہر میں گورنمنٹ کے ایسے سکولوں کی تعداد بہت کم ہے as compared to other districts اور ہم نے اس سلسلے میں funds کو بڑھا دیا ہے تاکہ وہاں پر further کمرے بنائے جائیں۔ یہ سکول چونکہ rented building میں ہے قادریہ سکول جس کا ذکر محترمہ نے کیا ہے اس کو ہم دیکھ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ایک دو سکول اس حلقے میں ایسے ہیں جو rented building میں ہیں اور وہاں پر بھی بچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب والا! میرا ضمنی سوال ہے کہ یونین کونسل 35 میں رشید ماڈل سکول محمد دین کالونی میں موجود ہے جو کہ shelterless ہے بچے برآمدے میں یا گراؤنڈ میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح یہاں پر ایک سٹی گرلز مڈل سکول ہے۔

جناب سپیکر: وزیر تعلیم نے shelterless کی تو explanation دے دی ہے کہ shelterless کس کو کہتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب والا! shelterless تو ہر وہ جگہ جہاں پر کچھ بچے کلاسوں میں پڑھ رہے ہوں اور باقی بچے باہر برآمدے میں یا گراؤنڈ میں بیٹھے تعلیم حاصل کر رہے ہوں ان کے لئے تو وہ سکول shelterless ہی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کو جواب دے دیا ہے اور آپ نے سن لیا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب والا! اسی طرح سٹی ڈسٹرکٹ گرلز ہائی سکول درس بڑے میاں جہاں پر 1242 بچے زیر تعلیم ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: کون سا سکول؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سٹی ڈسٹرکٹ گرلز ہائی سکول درس بڑے میاں یونین کونسل 32 میں موجود ہے۔ یہاں پر بھی بچے برآمدے اور گراؤنڈ میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ جواب کے جز (ب) میں غلط جواب دیا گیا ہے کہ بچے ڈیسک اور بنچ پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب والا! میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ سوال کا جواب غلط نہیں ہے۔ انہوں نے shelterless کے متعلق پوچھا تھا اور میں نے shelterless کی بار بار تشریح کر دی ہے اور یہ خود ہی کہہ رہی ہیں کہ بچے برآمدے میں بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ برآمدے پر چھت تو موجود ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ وہاں پر بلڈنگ بھی موجود ہے۔ میں یہ بات تسلیم کر رہا ہوں کہ سکولوں میں capacity سے زیادہ داخلے ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے بچے برآمدوں میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں اور کئی سکولوں میں باہر بیٹھ کر بھی پڑھ رہے ہوں گے۔ ہم تمام سکولوں میں نئے کمروں اور بلڈنگوں کا اضافہ کرتے جا رہے ہیں اور ہر سال اس پر کام ہو رہا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! اب آپ کے تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ مہربانی فرمائیں!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب والا! ابھی تو میں نے حلقہ پی پی۔144 کی بات کی ہے حلقہ پی پی۔143 پر تو آئی ہی نہیں۔ حلقہ پی پی۔144 کے کئی سکول میں نے گنوا دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: حلقہ پی پی۔144 میں کیا کرنا ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: میں نے تو ابھی چھ سکولوں کے متعلق آپ کو بتایا ہے جن کے بچے لاہور جیسے شہر میں برآمدے میں اور باہر گراؤنڈ میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب والا! ہمیں بھی ضمنی سوال کرنے کا موقع دیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: میری کرنل صاحب سے گزارش ہے کہ مجھے شمالی لاہور کے مسائل کی نشاندہی کرنے دیں۔ یہ میرا سوال ہے اور ابھی تو میں نے حلقہ پی پی۔143 کی بات کرنی ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ یہ نہ صرف لاہور بلکہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ یہاں پر وزیر موصوف، سیکرٹری صاحب اور محکمے کا پورا عملہ موجود ہے۔ میں اس معاملے کو سیاست کے حساب سے نہیں لینا چاہتا بچوں کے مفاد میں ہی بات کروں گا کہ پرائمری سکول کا ہمارا all over the Punjab جو basically designed ہے وہاں چھ کلاسیں ہوتی ہیں پانچ regular اور چھٹی جماعت جو کہ کچی جماعت کہلاتی ہے۔ ہم ٹاٹوں والے سکولوں کے پڑھنے والے ہیں ہمیں پتا ہے کہ وہاں پر کیا ہوتا ہے۔ دو کمرے اگر سکول میں موجود ہیں تو اس کا مطلب ہے دو کلاسیں تو shelter میں آ گئیں تو باقی چار کلاسیں کہاں چلی گئیں وہ تو shelterless بچے ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں وہ کلاسوں کی بات نہیں کر رہے وہ تو سکول کی بات کر رہے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: حضور والا! بات یہ ہے کہ سکول بچوں کے لئے ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کوشش کریں all over the Punjab سب کو provide کریں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب والا! میں ایک اور اہم بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہم جہاں باقی چیزوں کو consider کرتے ہیں یہ ہماری کونپل ہے یہاں سے ہم اپنے بچوں کی base شروع کرتے ہیں۔ اپنے مستقبل کو یہاں سے پروان چڑھاتے ہیں اور ہمیں ان کے مستقبل کو بہت عزیز رکھنا چاہئے۔

دانش سکولوں پر تواربوں روپے لگادیں اور ان کو نظر انداز کر دیں، یہاں تو بہت تھوڑے پیسے لگتے ہیں۔ ایک سکول میں اگر آپ چار کمرے بنادیں گے تو میرا نہیں خیال کہ دس لاکھ روپے سے زیادہ لگ جائیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! 4۔ارب روپے سالانہ بجٹ میں مختص کئے گئے ہیں وہ اسی مقصد کے لئے رکھے گئے ہیں کہ ہمارے جو existing schools ہیں ان میں نئے کمرے بننے ہیں یا وہاں پر جو missing facilities ہیں وہ provide کی جائیں۔ اس حوالے سے حکومت اس پر کام کر رہی ہے جیسے جیسے نئے سکولوں کی enrollment بڑھ رہی ہے نئے کمرے بنتے چلے جارہے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب والا! مجھے ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: میں نے بھی ایک بات کرنی ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب والا! یہ ایک مقدس ایوان ہے یہاں پر ہم سچ بولیں۔ مجھے یہ اتنا بتادیں کہ بہاولپور ڈویژن میں انہوں نے کتنے کمرے بنائے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں ہم نے اس کے لئے پیسے رکھے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب والا! بہاولپور کے اور معزز ممبران بھی یہاں پر تشریف فرما ہیں وزیر موصوف [******]

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ جھوٹ بولنے والے الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! ہم ایوان میں بیٹھے ہیں اور انہی بچوں کے لئے آئے ہوئے ہیں کم از کم ہمیں ان کے مستقبل پر کوئی بات نہیں کرنی چاہئے۔ ہم سیدھی سیدھی لائن پڑھیں۔ یہ مجھے بتادیں کہ بہاولپور ڈویژن میں پرائمری سکول کے ڈیزائن میں کیا تبدیلی لائے ہیں؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا سوال تو وہیں رہ گیا۔

جناب سپیکر: بسراء صاحب! ہر بات پر مناسب نہیں لگتا اگر آپ کا سوال ہو تو ٹھیک ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ تعلیم کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، سن لیا ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): وزیر تعلیم کو ان بچوں کے مسائل کا کیا پتا چونکہ ان کے بچے تو ایچی سن میں پڑھتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ تقریر کرنا چاہتے ہیں یا ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں، آپ کیا کرتے ہیں؟ نہیں، no please آپ کی مہربانی۔ جن کا سوال ہے مجھے ان سے بات کرنے دیں۔ (قطع کلامیاں)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): انہوں نے تو پنجاب کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ سب کو پتا ہے کہ کس نے بیڑا غرق کیا ہے۔ آپ کیا کرتے ہیں؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کو کیا پتا ان کے بچے تو ایچی سن میں پڑھتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ No interruption please. Basra Sb! No. interruption please.

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا ان کے بچے سرکاری سکولوں میں پڑھتے ہیں جو یہ یہاں پر کھڑے ہو کر بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ان سے نہ پوچھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کیا یہ سوال کا جواب ہے؟

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ سیکرٹری ایجوکیشن کام کرنا چاہتے ہیں یہ ان کو free hand دیں اور انہیں کام کرنے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں اس بات پر احتجاج کرتا ہوں کہ ہم ایوان میں ان کو ایک صحیح بات بتا رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ میں یہاں کھڑا ہو کر جھوٹ بول رہا ہوں۔ مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں اس ایوان میں کھڑا ہو کر آپ کے سامنے جھوٹ بولوں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! ہمیں فخر ہے کہ ہم ٹاٹ والے سکول سے پڑھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: اللہ کے فضل وکرم سے میں بھی ٹاٹ کے سکول سے پڑھا ہوا ہوں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! جو ٹاٹ کے سکولوں سے پڑھے ہوئے ہیں ان کو ٹاٹ کے سکولوں کے بچوں کا درد ہے۔یہ مہربانی کر کے سیکرٹری کو کام کرنے دیں۔وہ اس پر کام کرنا چاہتے ہیں یہ انہیں free hand دیں۔

جناب سپیکر: مجھے آگے چلنے دیں۔محترمہ کا سوال ہے یہ last and final question ہے اب کوئی interruption نہیں ہو گی۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرے معزز ممبر کو اتنا درد ہے تو اپنا سوال کیا کریں لیکن انہوں نے میرے سوال کو سیاست کی نذر کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں نے اتنی pain لے کر یہ سوال کیا ہے۔کرنل صاحب کو اگر اتنا ہی شوق تھا تو یہ اپنا سوال کریں لیکن انہوں نے میرے سوال کو اپنی سیاست کی نذر کیا ہے۔مجھے ان کے مسائل کی بات کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: آپ ان کو چھوڑ دیں مجھ سے بات کریں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں آپ سے ہی مخاطب ہوں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: درد تو کسی وقت بھی ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو یہ بات کس نے سمجھائی ہے، آپ کیا کرتے ہیں؟ جنہوں نے سوال دیا ہے انہیں بات کرنے دیں. I'll not allow you آپ کی مہربانی مجھے ان کی بات سننے دیں۔آپ مذاق کر رہے ہیں۔پلیز اس ہاؤس کو مذاق مت بنائیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! وزیر صاحب ensure کر دیں کہ ان تمام سکولوں کے مسائل کتنی دیر تک حل کر دیئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! کرنل صاحب نے جو سوال کیا ہے میں پہلے ان کو جواب دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ان کو چھوڑ دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بہاولپور کے حوالے سے ان کا جو سوال تھا میں اس سلسلے میں بتانا چاہوں گا کہ پچھلے تین سالوں میں بہاولپور میں بھی سکولوں میں کمرے بنے ہیں اگر یہ اس کے لئے fresh question کریں تو بالکل ہم جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اب محترمہ کے سوال کا جواب دیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! اگر ان کو پتا ہے تو کسی ایک سکول کا ہی نام بتا دیں۔

جناب سپیکر: کرنل صاحب! میری بات سنیں، یہ وقفہ سوالات ہے آپ مہربانی فرمائیں۔اگر تقریر کرنی ہے تو پھر آپ کو بہت مواقع ملیں گے۔میں نے کل بھی آپ کو موقع دیا لیکن آپ خود تمام چلے گئے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: یہ ایک سکول کا ہی نام بتا دیں تاکہ ہم حلقے کی عوام کو کہہ تو سکیں۔

جناب سپیکر: جب آپ سوال کریں گے، لکھ کر دیں گے تو اس کا جواب دے دیں گے۔منسٹر صاحب! آپ ان کی بات کا جواب نہ دیں بلکہ محترمہ کے سوال کا جواب دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، میں ان کا جواب نہیں دے رہا۔معزز ممبر جن سکولوں کے بارے میں فرما رہی ہیں اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہر سال funds allocate کئے جاتے ہیں اس سال بھی فنڈز پچھلے سال سے بڑھائے گئے ہیں ہم بالکل ان سکولوں کا دیکھتے ہیں۔چونکہ ہم نے devolve کیا ہوا ہے اس لئے سکولوں کو ساری missing facilities ڈسٹرکٹ کے through provide کی جاتی ہیں۔محترمہ جن سکولوں کا بتا رہی ہیں ان میں سے کچھ سکولوں کے اندر نئے کمرے اور کچھ باقی facilities provide کی جا رہی ہیں۔مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ حالات بہتر ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔منسٹر صاحب! وقفہ سوالات کے بعد آپ مجھے بھی دو چار منٹ دے دیں گے؟ آپ کی مہربانی ہو گی۔جی، محترمہ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 2054 ہے۔میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی۔144 میں گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول میں کلاسز شروع نہ کرنے کا مسئلہ

*2054: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔144 میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کو اپ گریڈ کر کے اسے ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دے دیا گیا ہے مگر سٹاف فراہم نہیں کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں ابھی تک کلاسز شروع نہیں ہوئیں نیز سکول میں بچوں کے لئے بیت الخلاء بھی تعمیر نہیں کیا گیا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول میں مزید سٹاف تعینات کرنے اور بیت الخلاء تعمیر کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو کیوں وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) درست نہ ہے۔پی پی۔144 میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کو اپ گریڈ کر کے ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ نہ دیا گیا ہے۔

(ب) مذکورہ سکول میں دہم تک کلاسز پڑھائی جا رہی ہیں اور سکول میں بیت الخلاء بھی موجود ہے۔

(ج) جواب جز (الف) اور (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرے خیال میں اس کی printing میں تھوڑی سی missing ہو گئی ہے میں نے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سنگھ پورہ کا پوچھا تھا کہ اسے upgrade کر کے ہائر سیکنڈری سکول کیا گیا ہے لیکن اس کا proper جواب آیا ہے اور نہ ہی انہوں نے سکول clear کیا ہے لہذا گزارش ہے کہ اگر وزیر صاحب کے پاس تفصیلی جواب ہے تو بتا دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں دیکھ لیتا ہوں لیکن میرے پاس بھی اسی طرح ہے جس طرح یہاں پرنٹ ہوا ہے کہ یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔144 میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کو upgrade کر کے ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دیا گیا ہے مگر سٹاف فراہم نہیں کیا گیا۔ محترمہ جو گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سنگھ پورہ بتا رہی ہیں already اسے ہائر سیکنڈری سکول کر دیا گیا ہے لیکن اس میں انہوں نے نام نہیں دیا ہوا۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ اسی سکول میں پرائمری کی کلاسیں second shift میں ہوتی ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: یہ جزوی سوال ہے؟

جناب سپیکر: حضور! میرا کام آپ نے کرنا ہے اگر آپ نے میرا کام کرنا ہے تو میں یہاں سے چلا جاؤں؟ آپ کی مہربانی۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں ہائر سیکنڈری سکول سنگھ پورہ کی بات کر رہی ہوں اور یہ پہلے بھی explain کر چکی ہوں کہ اس میں second shift پرائمری کلاسز جاری ہیں وہاں پر بھی یہی problem ہے سکول تو بہت بڑا ہے لیکن اس کے اندر کمرے موجود نہیں ہیں اور یہ ایسا سکول ہے جو second shift میں اپنی پرائمری کلاسز کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! چونکہ سوال میں سنگھ پورہ سکول کا ذکر نہیں تھا اس لئے اس کی proper detail نہیں آئی ہوئی۔ اب میں انہیں سنگھ پورہ سکول کے حوالے سے پوری detail فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، کرنل صاحب!

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

معزز ممبران: نہیں، نہیں۔

جناب سپیکر: کرنل صاحب! میری بات سنیں اگر آپ کا اس سوال سے متعلق کوئی ضمنی سوال ہو گا تو اسے entertain کیا جائے گا لیکن اگر آپ تقریر کریں گے تو پھر میں آپ کو بالکل allow نہیں کروں گا This I tell you

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! آپ مجھے باہر بھیج دیجئے گا لیکن میری بات تو سن لیں۔ جتنے نئے سکول upgrade ہوتے ہیں ان کے لئے SNE ہوتی ہے لیکن انہوں نے پچھلے دو سالوں میں SNE نہیں کی بلکہ rationalization کر کے سٹاف پورا کر رہے ہیں۔ آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے گزارش ہے کہ SNE کریں تاکہ نیا سٹاف recruit ہو اور اس کے لئے vacancy position نکلے۔

جناب سپیکر: کرنل صاحب! آپ یہ چیزیں general discussion میں لے آئیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! ٹی وی میڈیا دکھا رہا ہے کہ سکولوں میں جانور بندھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ نہیں چلنے دینا چاہتے تو میں جا رہا ہوں. This I tell you

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میں معذرت خواہ ہوں لیکن بات تو کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: بات ہو گئی ہے اس کے بعد آپ بات نہیں کر پائیں گے. This I tell you ایک سوال پر دو دفعہ سے زیادہ نہیں بول سکتے ہیں لیکن آپ تین دفعہ بول چکے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو SNE کے حوالے سے بات کی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہمارے سکولوں کی تقریباً 80 فیصد SNEs approve ہو چکی ہیں اور ابھی جو recruitments start ہوئی ہیں اس میں ہم 33 ہزار نیا سٹاف بھرتی کر رہے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: شکریہ۔ اب جواب آ گیا اور ہمیں پتا بھی چل گیا ہے۔

جناب سپیکر: No supplementary question on it اگلا سوال محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔ مولانا تشریف رکھتے ہیں؟ معزز ممبر تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: no. اب آگے جا چکے ہیں۔ اگلا سوال جناب شفیق احمد گجر صاحب کا ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 2770 ہے میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز خاتون ممبر نے جناب شفیق احمد گجر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، ماشاء اللہ! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد۔ سکولز میں سٹاف کی تعیناتی و دیگر تفصیلات

*2770: جناب شفیق احمد گجر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کتنے ایسے سکولز ہیں جن کی عمارات تو ہیں لیکن وہاں پر سٹاف تعینات نہیں کیا گیا، سکولز کے نام و مقام سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنے ایسے سکولز ہیں جو پرائیویٹ لوگوں کے زیر استعمال ہیں کاغذوں میں وہاں سٹاف تعینات ہے لیکن عملاً وہاں کوئی حاضری نہ ہے سکولز کے نام ومقام سے بھی آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع فیصل آباد میں کوئی ایسا سکول نہیں ہے جس کی عمارت تو ہے لیکن سٹاف نہیں ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں کوئی سرکاری سکول پرائیویٹ لوگوں کے استعمال میں نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ایسا سکول ہے جس میں کاغذوں میں سٹاف تعینات ہو لیکن عملاً وہاں حاضری نہ ہو۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟ محترمہ کا مائیک کھولیں ویسے ماشاء اللہ ان کا مائیک پہلے ہی بہت اونچا ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! جز(الف) میں کہہ رہے ہیں کہ ضلع فیصل آباد میں کوئی ایسا سکول نہیں ہے جس کی عمارت تو ہے لیکن سٹاف نہیں ہے پھر جز(ب) میں یہ کہا گیا ہے کہ ضلع فیصل آباد میں کوئی سرکاری سکول پرائیویٹ لوگوں کے استعمال میں ہے اور نہ ہی کوئی ایسا سکول ہے جس میں کاغذوں میں سٹاف تعینات ہو لیکن عملہ وہاں نہ ہو۔ میں آپ کو بتاؤں کہ میرے گھر کے سامنے ایم سی بوائز سکول ہے وہاں شام کو کلاسز لگتی ہیں۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ کس قانون کے تحت لگتی ہیں، وزیر صاحب ذرا اس کی وضاحت کریں؟

جناب سپیکر: آپ کون سے سکول کے بارے میں پوچھ رہی ہیں؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! ایم سی بوائز سکول کوتوالی روڈ پر ہے جس میں شام کی classes لگتی ہیں اور میرا خیال ہے کہ اس کو Community School کہا جاتا ہے۔ اسی سکول کی عمارت میں یہ Community School کون سے لوگ چلا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! اس کے لئے آپ کو بتانا پڑے گا کہ آپ کا گھر کون سے علاقے میں ہے؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! آج آپ لکھ لیں کہ میرا گھر کوتوالی روڈ فیصل آباد میں ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر نے ایم سی بوائز سکول کے بارے میں پوچھ رہی ہیں اگر یہ fresh question کریں تو ہم اس کی details دے دیں گے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! جس سوال کا جواب ان کو نہ آئے اس کے لئے fresh question کا کہہ دیتے ہیں یہ زیادتی ہے۔ فیصل آباد کے اکثر سرکاری کالجوں اور سکولوں میں شام کے وقت classes لگ رہی ہیں جن کو self education کا نام دیا جاتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ سیکرٹری تعلیم کی طرف سے ان سوالوں کے غلط جوابات دیئے گئے ہیں جبکہ وزیر صاحب fresh question کا کہہ کر ہمیں ٹرخا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! یہ سوال 2009 میں دیا گیا تھا اور اب 2011 آ گیا ہے۔ دو دو سال بعد سوالات کے جوابات آتے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ کچھ جگہوں پر ہمارے Community Schools چل رہے ہیں مگر اس کی تفصیل معلوم کرنے کے لئے fresh question دیا جائے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! اگر fresh question دیا جائے تو اس کا جواب بھی دو سال بعد آئے گا۔ اب تو یہ بھی معلوم نہیں کہ اسمبلی بارہ مہینے تک چلنی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! اس کی details کے لئے تو آپ کو fresh question ہی دینا پڑے گا۔

جناب محمد حفیظ اختر چودھری: جناب سپیکر! اس حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب میں کتنے بوائز مڈل اور ہائی سکول ایسے ہیں کہ جو ابھی تک boundary wall سے محروم ہیں؟

جناب سپیکر: آپ کا یہ سوال اس سے related نہیں ہے اگر آپ اس سے متعلقہ کوئی سوال کرنا چاہتے ہیں تو وہ کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، ہاں یہ تو ان کا fresh question بنتا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی شفیق احمد گجر صاحب کا ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 2771 ہے (معزز خاتون ممبر نے جناب شفیق احمد گجر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: محترمہ! کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں چاہوں گی کہ وزیر صاحب اس کا سوال اور جواب پڑھ کر سنائیں پھر میں ان سے ضمنی سوال پوچھتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب پڑھ دیں۔

ضلع فیصل آباد۔ بیت الخلاء و پانی سے محروم سکولز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2771: جناب شفیق احمد گجر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کتنے پرائمری، مڈل، ہائی سکولز (گرلز و بوائز) ایسے ہیں جن میں بچوں کے لئے بیت الخلاء اور پینے کے پانی کی سہولت بالکل موجود نہ ہے؟

(ب) موجودہ حکومت کب تک ان سکولوں میں مذکورہ سہولیات فراہم کر دے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع فیصل آباد کے تقریباً تمام سکولوں میں بیت الخلاء اور پینے کے پانی کی سہولت موجود ہے

(ب) موجودہ حکومت کم وسائل کے باوجود اس میں مزید بہتری کی کوشش کر رہی ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں خود گاؤں میں پڑھاتی رہی ہوں یہ جواب سراسر غلط ہے۔

جناب سپیکر: کیا غلط ہے؟ آپ غلطی کی نشاندہی کریں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! وہاں پر ان سکولوں میں بیت الخلاء نہیں ہیں۔ آپ چک نمبر 36۔ غربی، 36۔ شرقی ج۔ب میں جا کر دیکھ لیں۔ یہ ایسے سکول ہیں کہ جہاں پر بیت الخلاء نہیں ہیں۔ بچے کھیتوں میں جاتے ہیں تو وہاں کی ٹیچرز کہاں جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! محترمہ اگر آپ مجھے ان سکولوں کے نام دے دیں تو میں چیک کرا لیتا ہوں۔ جس وقت محکمہ کی طرف سے یہ جواب آیا تھا تو میں نے فیصل آباد کے ای ڈی او اور دوسرے افسران سے specifically پوچھا کہ کیا آپ کا یہ جواب ٹھیک ہے؟ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ معزز ممبر درست فرما رہی ہوں گی کیونکہ انہوں نے وہاں پر خود visit کیا ہے۔ میں نے visit کیا ہے اور نہ ہی ان گاؤں کے سکولوں کو دیکھا ہے۔ محترمہ ان سکولوں کے نام specifically mention کر دیں تو میں اسے چیک کرا لیتا ہوں اور اگر ان کی بات درست ہوئی تو ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! جب کوئی جواب نہیں آتا تو وزیر صاحب ایسے ہی کہہ دیتے ہیں کہ ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے آپ کو floor نہیں دیا تو پھر آپ کیسے بات کر رہی ہیں؟ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! وزیر صاحب کو ضرور اس پر غور کرنا چاہئے اور اس حوالے سے انکوائری کرائی جائے کیونکہ ان سکولوں میں بیت الخلاء نہ ہونے کی وجہ سے وہاں پڑھانے والی ٹیچرز بیمار ہو رہی ہیں اور چھٹیاں کر رہی ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں کہا گیا ہے کہ "ضلع فیصل آباد کے تقریباً تمام سکولوں میں بیت الخلاء اور پینے کے پانی کی سہولت موجود ہے" اس کا مطلب یہ ہوا کہ کچھ سکولوں میں یہ سہولت میسر نہیں ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن سکولوں میں بیت الخلاء اور پینے کے پانی کی سہولت موجود نہیں ہے ان کے نام بتائے جائیں؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ تو fresh question بنتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ "ضلع فیصل آباد کے تقریباً تمام سکولوں میں بیت الخلاء اور پینے کے پانی کی سہولت موجود ہے" تقریباً کا مطلب یہ ہوا کہ کچھ سکولوں میں یہ سہولت میسر نہ ہے تو مجھے ان سکولوں کے نام بتا دیئے جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جب میں briefing لے رہا تھا تو اس وقت میں نے بھی specifically اسی چیز کو point out کیا تھا کہ تقریباً کا مطلب یہ ہوا کہ وہاں پر چند ایسے سکولز ہیں کہ جہاں پر یہ سہولت میسر نہیں۔ محکمہ کے افسران نے مجھے بتایا کہ اس وقت وہاں پر ایسی صورتحال نہیں ہے، اس وقت تمام سکولوں میں یہ سہولت میسر ہے۔ میں آپ کی وساطت سے میاں صاحب سے بھی کہوں گا کہ اگر ان کے علم میں کوئی ایسا سکول ہے تو اس کو point out کریں، specifically اس کا نام لیں تو میں اسے چیک کرا لوں گا اور اگر معزز ممبر کی بات درست ثابت ہوئی تو وہاں کے انچارج آفیسر کے خلاف کارروائی ہو گی کہ اس نے اسمبلی میں غلط جواب کیوں بھیجا ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ہمیں تو یہ معلوم نہیں ہے کہ کون سے سکولوں میں یہ سہولت میسر نہیں۔ ہم نے تو سوال کے جواب کو پکڑا ہے کیونکہ اس میں انہوں نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ کچھ سکولوں میں بیت الخلاء اور پینے کے پانی کی سہولت میسر نہیں ہے اس لئے وزیر صاحب کو اس کا جواب دینا چاہئے کہ کن سکولوں میں یہ سہولت میسر نہیں ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے یہ کہا جا رہا ہے کہ وہاں پر تمام سکولوں میں یہ سہولت میسر ہے۔ فیصل آباد میں کل 2131 سکول ہیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں بھی ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس سوال پر کافی ضمنی سوالات ہو گئے ہیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال اسی سے متعلقہ ہے اور to the point ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! سکولوں میں اچھے toilet بچوں کو hygiene کے بارے میں آگاہی دیتے ہیں اور hygiene کے حوالے سے ان میں ایک standard develop کرتے ہیں۔ شہروں کے سکولوں میں تو سیوریج کی سہولت ہے اور toilet موجود ہیں لیکن دیہاتی علاقوں میں سیوریج connection ہے، اس کا disposal ہے اور نہ ہی ان کے پاس سٹاف ہے جو لیٹرین کی صفائی کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بچوں نے سکولوں کے toilets سے ہی hygiene سیکھنی ہے تو اس کے لئے اس محکمہ کی long term planning کیا ہے کیونکہ جہاں پر sewerage system موجود نہیں ہے وہاں ان کے پاس سکول میں چپڑاسی بھی نہیں ہوتا اور وہاں پر صفائی کا عملہ بھی نہیں ہوتا تو ہم آنے والے وقت کے لئے کیا plan کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! سکول کونسل کے فنڈ اور فروغ تعلیم فنڈ سے سکول کونسل authorized ہے کہ اگر انہوں نے وہاں پر صفائی کے لئے کسی کو روزانہ کی بنیادوں پر hire کرنا ہے تو وہ اس کو hire کر لیتے ہیں اور اس سے صفائی وغیرہ کرواتے ہیں۔ سکول کونسل کو یہ فنڈ بھی چھوٹی موٹی repairing یا کوئی سٹاف درکار ہو تو وہ اس سے رکھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جاوید حسن گجر صاحب کا ہے۔

جناب جاوید حسن گجر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2978 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی۔294 میں سکولز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2978: جناب جاوید حسن گجر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔294 رحیم یار خان میں کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی / ہائر سیکنڈری سکولز (بوائز و گرلز) ہیں، ان کے نام اور جگہ کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) ان سکولوں میں اساتذہ کی کتنی اسامیاں خالی ہیں، ان اسامیوں کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

(ج) کتنے ایسے ہائی سکولز ہیں جن میں طلباء کے لئے سائنس لیبارٹریز نہ ہیں نیز کتنے ایسے ہائی سکولز ہیں جن میں ہیڈ ماسٹر نہ ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) حلقہ پی پی۔294 رحیم یار خان میں سکولوں کی تعداد حسب ذیل ہے:-

درجہ سکول	گرلز	بوائز	کل
پرائمری	149	127	276
مڈل	27	22	49
ہائی	09	13	22
ہائر سیکنڈری	01	01	02
ٹوٹل	186	163	349

ان کے نام اور جگہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سکولوں میں اساتذہ کی 88 اسامیاں خالی ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے 12-2011 میں ان خالی اسامیوں کو ریکروٹمنٹ کے ذریعے پر کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ سکول وار و گریڈ وار خالی اسامیوں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔294 میں تمام سکولز میں طلباء کے لئے سائنس لیب موجود ہیں اور ہیڈ ماسٹر کی کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

جناب جاوید حسن گجر: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ پرائمری، مڈل اور ہائی کتنے سکول ہیں۔ انہوں نے بتا دیا ہے کہ گرلز مڈل سکول 27 ہیں اور بوائز مڈل سکول 22 ہیں۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھوں گا کہ کیا انہوں نے سیکرٹری صاحب سے باقاعدہ پوچھا ہے کہ جواب میں جو تعداد

بتائی گئی ہے وہ ٹھیک ہے۔ میرے حلقہ میں 23 گرلز مڈل سکول ہیں اور انہوں نے اپنے جواب میں 27 سکول بتائے ہیں۔ میرے حلقہ میں کل 5 گرلز ہائی سکول ہیں جبکہ ان کے جواب میں 9 گرلز ہائی سکولوں کا ذکر ہے۔ میرے حلقہ میں کوئی بوائز سیکنڈری سکول نہیں ہے لیکن یہاں ایک بوائز سیکنڈری سکول کا لکھا ہوا ہے۔ان کے جواب کے مطابق میرے حلقہ میں ایک گرلز سیکنڈری سکول ہے تو وزیر موصوف بتائیں کہ وہ کس جگہ پر ہے، کب منظور ہوا ہے اور اگر منظور ہو چکا ہے تو وہاں پر کلاسز کب شروع ہوں گی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے معزز ممبر کی تمام complaints note کر لی ہیں میں انشاء اللہ کل ان کو بتا دوں گا۔

جناب جاوید حسن گجر: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کے بارے میں پوچھا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ اساتذہ کی 88 اسامیاں خالی ہیں اگر اساتذہ کی 88 اسامیاں خالی ہیں تو وزیر موصوف مجھے categorically بتا دیں کہ کس کس سکول میں کتنی کتنی اسامیاں خالی ہیں۔ میرے علم کے مطابق میرے حلقہ پی پی۔294 میں سائنس اساتذہ کی 21 اسامیاں خالی ہیں، اگر یہ پوزیشن ہے تو ہائی سکول کے بچے کہاں سے سائنس پڑھیں گے، اگر انہوں نے ان اساتذہ کی recruitment کر دی ہے تو ہمیں اُس کی تفصیل دی جائے تاکہ ہمیں بھی پتا چلے کہ کہاں کہاں recruitment کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی ہوئی ہے۔ میں نے ابھی پچھلے سوال کے جواب میں بھی بتایا کہ 33 ہزار اساتذہ کی recruitment کا process start ہو چکا ہے تو اگلا academic session شروع ہونے سے پہلے پہلے وہ اساتذہ ان سکولوں میں آ جائیں گے۔

جناب جاوید حسن گجر: جناب سپیکر! میں نے جز (ج) میں پوچھا ہے کہ ہائی سکولوں میں ہیڈ ماسٹرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہائی سکولوں میں ہیڈ ماسٹر کی کوئی اسامی خالی نہ ہے جبکہ میرے حلقہ میں اس وقت بوائز ہائی سکولز میں ہیڈ ماسٹر کی 4 اسامیاں خالی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جیسے معزز ممبر بتا رہے ہیں کہ ان کے حلقہ میں ہیڈ ماسٹرز کی 4 اسامیاں خالی ہیں تو میں اس کو بھی چیک کر لیتا ہوں اور میں کل اس معزز ایوان کو بتاؤں گا کہ غلط جواب بھیجنے والے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے۔

جناب جاوید حسن گجر: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں ان سے سکولوں کی تعداد پوچھی ہے انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ سٹاف نے کسی ساتھ والے حلقہ کے سکولوں کی تعداد اس میں ڈال دی ہو۔ میرے حلقہ کے ساتھ چودھری شفیق اور اعجاز شفیع کا حلقہ لگتا ہے اُن کے نزدیک والے border area میں بھی کوئی گرلز یا بوائز ہائی سکول نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے معزز ممبر کے سارے points note کر لئے ہیں تو میں کل اس ایوان میں ان کی تفصیل بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محترم ڈاکٹر منظور احمد صاحب، آل امریکہ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے چیئرمین سپیکر گیلری میں تشریف رکھتے ہیں ہم اُن کو اور اُن کے ساتھیوں کو welcome کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! حلقہ پی پی۔294 کے اندر 349 سرکاری سکول ہیں۔ میرے حلقہ میں 21 سکول ہیں، حاجی صاحب کے حلقہ میں گیارہ سکول ہیں اور یہاں ایک صوبائی حلقہ میں 349 سکول ہیں جبکہ ہر صوبائی حلقہ میں تقریباً ایک جتنی آبادی ہے تو کیا کوئی خاص criteria ہے یا کس خاص بنیاد پر سرکاری سکول بنائے جاتے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ اتنا زیادہ فرق کیوں ہے؟

جناب سپیکر: میں اس پر اظہار خیال نہیں کرنا چاہتا لیکن اس سے یہ لگتا ہے کہ اس سوال کو پڑھتے ہوئے یا جواب دیتے ہوئے شاید کسی نے کچھ دیکھا ہی نہیں ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پنجاب کے 36 اضلاع میں سے ضلع رحیم یار خان میں سب سے زیادہ سکول ہیں۔ ان کے حلقہ میں 349 سکول بتائے گئے ہیں اس کے متعلق میں exact figure کل ان کو دوں گا۔ وہاں پر زمین کی availability کی وجہ سے مختلف ادوار میں سکول criteria کو relax کر کے بنائے جاتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔اگلا سوال رانا آصف محمود صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 2997 ہے۔اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز خاتون ممبر نے رانا آصف محمود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی،اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی پی ایس سکول سیالکوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2997: رانا آصف محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی پی ایس سکول سیالکوٹ میں کہاں تک تعلیم دی جاتی ہے؟

(ب) کلاسز وار طالب علموں کی تعداد بتائیں؟

(ج) اس سکول میں زیر تعلیم طالب علموں سے کتنی فیس ماہانہ وصول کی جاتی ہے؟

(د) اس کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ہ) اس سکول کو مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم سالانہ کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی ہے؟

(و) اس سکول میں کون کون سی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں؟

(ز) اس سکول کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں شامل افراد کے نام،پتاجات اور اس کی سماجی / سرکاری حیثیت کیا ہے؟

(ح) اس سکول میں یکم جنوری 2007 سے آج تک جن افراد کو بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتاجات بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) سیکنڈری / اولیول

(ب) کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بوائز ونگ 35 اور گرلز ونگ 31 کمروں پر مشتمل ہے۔

(ہ) اس سکول کو مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کوئی رقم فراہم نہ کی گئی ہے۔

(و) کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(ز) کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ح) کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! اس میں ڈی پی ایس سکول کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی بات کی گئی تھی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کا ممبر ہونے کے لئے کیا criteria ہے اور کیا بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ممبران کے کہنے پر داخلے کے criteria میں کوئی تبدیلی آ سکتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ڈی پی ایس سکولوں کا ڈی سی او چیئرمین بورڈ آف گورنر ہوتے ہیں۔ اس میں criteria یہی ہے کہ جو لوگ تعلیم کے شعبہ میں کام کرتے ہوں، مخیر حضرات ہوں جو تعلیم کا درد رکھتے ہوں اور جن کا تعلیم سے متعلقہ تجربہ ہو۔ اس طرح کے لوگوں کو ڈی پی ایس سکولوں کے بورڈ آف گورنر کا ممبر بنایا جاتا ہے۔ انہوں نے فیس کے حوالے سے کہا ہے تو بورڈ کے ممبران کی تعداد سولہ یا سترہ ہوتی ہے اگر اس میں اکثریتی فیصلہ ہو کہ سکول کی فیس زیادہ یا کم کرنی ہے تو specifically اسی سکول جس کا وہ بورڈ ہے وہ کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! میں نے فیس کے متعلق سوال نہیں کیا تھا۔ میں نے یہ سوال کیا تھا کہ اگر ایک ڈی پی ایس سکول میں داخلے کے لئے ٹیسٹ میں 80 فیصد نمبر حاصل کرنا لازمی رکھا ہے تو کیا اس میں بورڈ relaxation دے سکتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ڈویژنل پبلک سکول پرائیویٹ سکولوں کی طرح ہیں۔ ان کا اپنا criteria ہوتا ہے اور بورڈ آف گورنر بالکل ایسا کرنے کا مجاز ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! جز(ہ) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ اس سکول کو مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اگر رقم نہیں دی گئی تو یہ سکول کیسے چلتا ہے، بورڈ آف گورنرز رقم تو نہیں دیتا، اگر یہ گورنمنٹ کا نہیں ہے یا اپنی مدد آپ کے تحت چل رہا ہے پھر لوگوں سے کتنی فیسیں وصول کر کے یہ سکول چلتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ڈی پی ایس سکولوں کا fee structure ذرا high side پر ہے۔ یہ اپنے فنڈز اسی فیس سے generate کرتے ہیں اور جو پیسا اکٹھا ہوتا ہے اس سے اپنا سکول چلاتے ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! جب آپ جواب میں لکھتے ہیں کہ کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی تو پھر فی بچہ کتنی فیس ڈی پی ایس سکولوں کی انتظامیہ وصول کرتی ہے؟ اس سے پہلے ہائیکورٹ میں آرڈرز ہوئے ہیں کہ اگر پرائیویٹ سکولوں میں دو بہن بھائی پڑھتے ہیں تو ان کی فیس آدھی آدھی کی جائے۔ ڈی پی ایس سکول تو تقریباً ہر ضلع میں موجود ہیں اور آپ کے کہنے کے مطابق یہ پرائیویٹ سکولوں کی طرح ہیں تو کیا ڈی پی ایس سکول میں وہ قانون لاگو ہوگا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پورے پنجاب میں چالیس کے قریب ڈی پی ایس سکول ہیں۔ ان کے fee structure کی چار categories ہیں۔

Play group to Class One	Rs.2650/-
Class Two to Class Eight	Rs.2900/-
Class Ninth and Tenth	Rs.3500/-
O level	Rs.6000/-

اسی طرح جو یہاں پر government servants ہیں ان کے بچوں کے لئے fee structure علیحدہ ہے۔

Play group to Class One	Rs.1950/-
Class Two to Class Eight	Rs.2150/-
Class Ninth and Tenth	Rs.2750/-
O level	Rs.6000/-

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! آپ خود ہی دیکھیں اور انصاف کریں کہ سات ہزار روپے تنخواہ لینے والا مزدور کیا اپنا بچہ ڈی پی ایس سکول میں پڑھا سکتا ہے، اس کے بعد فیسوں کے مختلف criterias رکھے گئے ہیں اور کیا عام آدمی کے بچے ان سکولوں میں پڑھ سکتے ہیں نیز یہ بھی بتائیں کہ یہ فیس ماہانہ ہے یا تین ماہ کے لئے لی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے سب تفصیل بتادی ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ ماہانہ fee structure ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 3095 ہے۔ اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز خاتون ممبر نے محترمہ خدیجہ عمر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات کے سکولوں کی عمارات کی تعمیر، فرنیچر کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*3095: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 09۔2008 میں گجرات ضلع کے کتنے سکولوں کی عمارات تعمیر کی گئیں اور کتنے سکولوں کو نیا فرنیچر فراہم کیا گیا؟

(ب) 09۔2008 میں کتنے سکولوں میں پانی فراہم کیا گیا اور کتنے ایسے سکولز ہیں جن میں بیت الخلاء کی سہولت فراہم کی گئی؟

(ج) حکومت بجٹ 10۔2009 میں ضلع گجرات کے کتنے سکولوں میں فرنیچر، پانی کی فراہمی اور بیت الخلاء کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) 09-2008 میں ضلع گجرات میں 03 گرلز پرائمری سکولز کی عمارات کی تعمیر منظور ہوئی اور 165 بوائز گرلز پرائمری ایلیمنٹری ہائی سکولز کو نیا فرنیچر مہیا کیا گیا۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 09-2008 میں 12 سکولز کو پانی فراہم کیا گیا اور 71 سکولز میں بیت الخلاء کی سہولت فراہم کی گئی۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 10-2009 میں 91 سکولز کو فرنیچر اور 25 سکولز کو بیت الخلاء کی سہولت فراہم کی گئی۔ سال 11-2010 میں 60 سکولز کو فرنیچر اور 03 سکولز کو بیت الخلاء کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) کے حوالے سے بتا دیا جائے کہ 11-2010 میں جن سکولوں کو فرنیچر اور بیت الخلاء کی سہولیات فراہم کرنی تھیں، کیا چھ ماہ گزرنے کے بعد وہ سہولیات فراہم کر دی گئی ہیں اگر نہیں کی گئیں تو کب تک کر دیں گے؟

جناب سپیکر: محترمہ! سوال دہرا دیجئے گا کیونکہ میں آپ کا سوال سن نہیں سکا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے سن لیا ہے۔ جز(ج) میں ہے کہ 11-2010 میں جن سکولوں کو فرنیچر اور بیت الخلاء کی سہولیات فراہم کرنی تھیں، اِس کو چھ ماہ گزر چکے ہیں کیا انہیں سہولیات میسر کر دی گئی ہیں اگر نہیں کی گئیں تو اُس کا criteria اور status کیا ہے اور کب تک فراہم کر دی جائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جواب میں لکھا تھا کہ 60 سکولوں کو فرنیچر اور تین سکولوں کو بیت الخلاء کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ میں نے پہلے بھی ایک سوال کے جواب میں بتایا تھا کہ اس کے لئے 4۔ارب روپے کے بجٹ سے پنجاب کے مختلف علاقوں کے سکولوں میں کام شروع ہو چکا ہے جسے 30۔جون 2012 تک مکمل ہونا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! جواب میں صرف 3 سکولوں کا لکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اسے بھی دیکھتے ہیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اب آپ نے میرے سوال کے جز(ج) کے بارے میں کہہ دیا ہے کہ دیکھتے ہیں۔ جیسے آپ کہیں کیونکہ میں تو آپ کی بات سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ جون 2012 تک مکمل ہو گا۔ اللہ بہتر کرے گا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اللہ ہی بہتر کرے گا مگر ہم نے کچھ نہیں کرنا اور اِن کی طرف سے تو جواب ہی ہے۔ جز(ج) کا تو حکومت کی طرف سے جواب ہے مگر جز(الف) میں انہوں نے کہا ہے کہ 165 بوائز و گرلز پرائمری ایلیمنٹری اور ہائی سکولوں کو نیا فرنیچر مہیا کیا گیا ہے۔ اسی طرح جز(ب) پڑھیں تو 09-2008 میں 12 سکولوں کو پانی فراہم کیا گیا ہے۔ کیا باقی 153 سکولوں میں انہوں نے پانی کی سہولت فراہم نہیں کی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! محکمہ کی کوشش ہوتی ہے کہ پانی ایک بنیادی ضرورت ہے جس کی سہولت ہر سکول میں مہیا کی جائے۔ یہاں پر 12 سکولوں کا ذکر کیا گیا ہے جہاں الیکٹرک بورنگ کر کے الیکٹرک پمپ لگا کر پانی فراہم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ سکولوں میں پانی کی already availability ہو گی۔ اگر یہ fresh question کریں تو ہم اِن کو exact detail

دے سکتے ہیں کہ کتنے سکولوں میں پانی میسر ہے اور کتنے میں نہیں ہے، اسی طرح کتنے سکولوں میں ہینڈ پمپ اور کتنے سکولوں میں الیکٹرک پمپوں سے پانی دیا جا رہا ہے اور کہاں پر بجلی نہیں ہے؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) میں کہا ہے کہ 165 سکولوں کو ہم نے فرنیچر دے دیا ہے۔ نیچے یہ لکھ رہے ہیں کہ صرف 12 سکولوں کو پانی دیا گیا ہے لہذا یہ جواب دے دیں کہ باقی 153 سکولوں کو پانی کی سہولت provide کیوں نہیں کی ہوئی۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس کا یہ بالکل جواب نہیں بنتا کیونکہ ضلع گجرات کے 165 پرائمری اور ایلیمنٹری سکولوں کو فرنیچر فراہم کیا گیا ہے۔ یہ ایک علیحدہ سے جز تھا جس میں خاص طور پر پانی اور بیت الخلاء کے حوالے سے سوال کیا گیا تھا جس کا جواب دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ قاعدہ قانون کو پڑھیں۔ آپ نے تین مرتبہ سوال کئے ہیں جبکہ دو سے زیادہ نہیں کر سکتے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! کیا میں یہ سمجھوں کہ آپ محبت میں ٹائم نہیں دے رہے ورنہ میرا حق ضرور ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، محبت تو اپنی جگہ پر قائم ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جناب سپیکر! اُن کے ایماء پر سوال نمبر 3096 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ خدیجہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات کے سکولز کی اپ گریڈیشن کی تفصیلات

*3096: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 2008-09 میں ضلع گجرات کے کتنے سکولز کو اپ گریڈ کیا گیا نام و مقام سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) 2009-10 میں موجودہ حکومت ضلع گجرات کے کتنے سکولز کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیا اس کے لئے آئندہ بجٹ میں فنڈز مختص کئے جا رہے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) 2008-09 میں گجرات ضلع کے 04 گرلز ہائی سکولز کو ہائر سیکنڈری، 03 بوائز+08 گرلز ایلیمنٹری سکولز کو ہائی اور 04 بوائز 03 گرلز پرائمری سکولز کو ایلیمنٹری کا درجہ دیا گیا۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 2009-10 میں ضلع گجرات کے 01 بوائز+01 گرلز ایلیمنٹری سکولز کو ہائی اور 01 گرلز+01 بوائز پرائمری سکولز کو ایلیمنٹری کا درجہ دیا گیا۔ 2010-11 میں گجرات ضلع کے 01 گرلز ہائی سکول کو ہائر سیکنڈری 02 بوائز+12 گرلز ایلیمنٹری سکولز کو ہائی اور 06 گرلز+02 بوائز پرائمری سکولز کو ایلیمنٹری کا درجہ دیا گیا۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جناب سپیکر! بتایا جائے کہ کون determine کرتا ہے کہ کس سکول کو upgrade کیا جانا ہے اور کیا اُس علاقے کے منتخب نمائندے کی input لی جاتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! criteria یہ ہوتا ہے کہ جن سکولوں میں بچوں کی تعداد زیادہ ہے اُن کو پرائمری سے مڈل اور مڈل سے سیکنڈری سکولوں میں upgrade کیا جاتا ہے تاکہ اُن بچوں کو دوسرے سکولوں میں نہ جانا پڑے۔ جہاں availability of land اور کمرے کی تعداد بھی پوری ہو تو اُن سکولوں کو upgrade کیا جاتا ہے۔ جہاں تک معزز ممبر کا سوال ہے تو اُس علاقہ کے منتخب نمائندوں کی recommendation کو بالکل دیکھا جاتا ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ جس طرح انہوں نے فرمایا کہ منتخب نمائندے identify کرتے ہیں کہ کن سکولوں کو upgrade کرنا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، محکمہ نے جو criteria مقرر کیا ہے اُس کے مطابق بچوں کی تعداد اور جگہ کا تعین کرتے ہیں پھر ہی upgrade کرتے ہیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! تعداد بھی پوری ہوتی ہے لیکن سالہا سال سے کئی سکول waiting میں ہوتے ہیں مگر وہ upgrade کیوں نہیں کئے جا رہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس سال پالیسی کے مطابق ہمارے سکولوں کی upgradations بہت کم ہو رہی ہیں اور ہم existing سکولوں کو ہی ٹھیک کر رہے ہیں۔ upgradations کے جتنے cases آتے ہیں محکمہ اُن کو properly analyse کرتا ہے اور جو سکول تمام criteria meet کرتے ہیں اُن کی upgradation کی approval ہوتی ہے پھر اس کے بعد فنانس ڈیپارٹمنٹ سے SNE approve کرا کر باقاعدہ طور پر وہ سکول upgrade ہو کر operational ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ ثمینہ صاحبہ! آپ کا کیا ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! جز (ب) میں انہوں نے کہا ہے کہ 10-2009 میں موجودہ حکومت ضلع گجرات کے سکولوں کو upgrade کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 09-2008 سے 11-2010 تک جن سکولوں کو upgrade کیا گیا ہے کیا اُن میں اساتذہ کی تعیناتی اور دیگر بنیادی سہولیات فراہم کر دی گئی ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں ابھی بتا رہا تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ! جب منسٹر صاحب نے جواب دیا تھا اُس وقت آپ موجود نہیں تھیں۔ بہر حال پھر سن لیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! شاید اِن کی توجہ نہیں تھی بہر حال میں یہ کہوں گا کہ جس وقت ایک سکول کو upgrade کرنے کے لئے اُس کی SNE کی منظوری کے بعد finalize کیا جاتا ہے تو وہاں پر سٹاف مہیا کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح انہوں نے missing facilities کی بات کی ہے تو جس طرح funding آ رہی ہوتی ہے اسی طرح سکولوں کے infrastructure کا کام بھی ہوتا رہتا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! مگر کئی سکولوں کی missing facilities ابھی تک provide نہیں کی گئیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کو بتانا چاہوں گا کہ ہم نے بجٹ میں missing facilities کے لئے 4۔ارب روپے رکھے ہیں اور ہر سال ہم تقریباً دو ہزار کے قریب سکولوں کو missing facilities مہیا کرتے ہیں۔ ہم اپنے محدود وسائل میں رہتے ہوئے کوشش کر رہے ہیں کہ تمام سکولوں کی حالت زار کو بہتر کیا جائے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال رانا آصف محمود صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3474 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ پنجاب۔یونیسف کا سرکاری سکولوں میں پینے کا پانی مہیا کرنے کے لئے سروے

*3474: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں حکومت نے یونیسف کے تعاون سے سرکاری سکولوں میں پینے کے پانی کا تجرباتی سروے کیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان سرکاری سکولوں میں رپورٹ آنے کے بعد صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) یہ سروے کب اور کس تاریخ کو کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم (سکولز ڈیپارٹمنٹ) نے یونیسف (UNICEF) کے تعاون سے پنجاب کے 35 اضلاع میں 46,000 سے زائد سرکاری سکولوں میں پینے کے پانی کی testing کرائی تاکہ پانی میں آرسینک، فلورائیڈ، نائٹریٹ اور بیکٹیریا کی آلودگی کا پتا چلایا جاسکے۔

(ب) اس رپورٹ کے تجزیاتی نتائج کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ فالو آپ ایکشن کے حوالے سے پالیسی وضع کی جاسکے تاکہ سکولوں میں پینے کا صاف پانی مہیا کیا جاسکے۔ پانی کے 46,717 نمونوں کے ٹیسٹ رزلٹ کے تجزیے کے مطابق 94 فیصد نمونے انسانی استعمال کے لئے بیکٹیریائی آلودگی سے محفوظ پائے گئے اور تقریباً 83 فیصد نمونے arsenic contamination سے

محفوظ تھے۔ تقریباً 6 فیصد نمونے بیکٹیریائی آلودگی کے حوالے سے پینے کے لئے غیر محفوظ پائے گئے جبکہ 17 فیصد نمونوں میں آرسینک کی مقدار استعمال کی مجوزہ محفوظ حد سے زیادہ پائی گئی ہے۔ اس رپورٹ کی روشنی میں جن سکولوں میں صورتحال نسبتاً خراب ہے وہاں یونیسف کے تعاون سے سکولوں میں اب پانی کے لئے گہری کھدائی (deep boring) کی جارہی ہے۔ ہینڈ پمپس کے ڈرینج اور سیوریج سسٹم اور پلیٹ فارم کی ضروری مرمت کی جا رہی ہے تاکہ گندے پانی کی لیکیج سے زیر زمین پانی آلودہ نہ ہونے پائے۔ مزید برآں نان فنکشنل ہینڈ پمپس کی مرمت کی جارہی ہے۔ ایسے سکولوں میں جہاں بجلی کی موٹر والے پمپس کام نہیں کر رہے تھے، ان کی بھی مرمت کی جارہی ہے۔ سکولوں میں پانی کے پائپوں کا نظام ضروری مرمت سے بہتر بنایا جارہا ہے۔ فی الحال پنجاب کے چھ اضلاع میں یونیسف کے تعاون سے یہ کام شروع کیا گیا ہے جن میں قصور، شیخوپورہ، سرگودھا، میانوالی، راجن پور اور رحیم یار خان کے اضلاع شامل ہیں۔ مزید برآں محکمہ تعلیم (سکولز) اس سلسلے میں سکول کونسلز اور متعلقہ اہلکاروں کی تربیت کا بھی بندوبست کر رہا ہے۔ سکولوں میں ان مسائل کے تدارک کے لئے مرحلہ وار کام شروع ہو چکا ہے۔

(ج) سرکاری سکولوں میں پینے کے پانی کے تجزیاتی سروے کا آغاز 2008 کے اواخر میں ہوا۔ اس سروے کو کرنے کے لئے باقاعدہ طور پر سروے ڈیزائن کیا گیا جس کے بعد نومبر 2008 میں سروے کی ٹریننگ دی گئی۔ دسمبر 2008 اور جنوری 2009 میں سروے مکمل ہونے کے بعد پانی کے نمونے ٹیسٹنگ کے لئے پاکستان کونسل فار ریسرچ آن واٹر ریسورسز (PCRWR) کو بھجوائے گئے۔ وہاں سے رپورٹ جون 2009 میں موصول ہوئی اور مارچ 2010 میں یہ رپورٹ شائع ہوئی۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! جز (الف) میں انہوں نے کہا ہے کہ پنجاب کے 35 اضلاع میں 46 ہزار سے زائد سرکاری سکولوں میں پینے کے پانی کی testing کرائی گئی ہے جبکہ پنجاب کے 36 اضلاع ہیں۔ میرا دوسرا point یہ ہے کہ جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ 94 فیصد نمونے بیکٹریا سے بالکل صاف پائے گئے ہیں اور ان میں کسی قسم کی کوئی آلودگی نہیں تھی جو بالکل درست نہیں ہے کیونکہ آپ مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں اور میں ثبوت کے ساتھ ضلع لاہور میں ایسے سکول point out کر

سکتی ہوں جہاں پر پینے کا صاف پانی موجود نہیں ہے اس لئے یہ جواب بالکل غلط ہے۔ میں نے یہ سوال 2009 میں کیا اور اس کا جواب 2011 میں آیا جس کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ "یونیسف کے تعاون سے پانی کے لئے گہری کھدائی کی جا رہی ہے۔ ہینڈ پمپس کے ڈرینج اور سیوریج سسٹم اور پلیٹ فارم کی ضروری مرمت کی جا رہی ہے تاکہ گندے پانی کی لیکیج سے زیر زمین پانی آلودہ نہ ہونے پائے۔ مزید برآں non functional hand pumps کی مرمت کی جا رہی ہے"۔ آپ دیکھ لیں کہ یہ سب کام ابھی کئے جا رہے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کام کتنے فیصد مکمل ہو چکا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس جواب کی کچھ اور بھی تفصیلات آئی تھیں اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ دوں یا وہ تفصیلات میں انہیں ویسے provide کر دوں؟

جناب سپیکر: آپ جلدی جلدی پڑھ دیں کیونکہ ٹائم ختم ہونے والا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس میں ہے کہ صحت و صفائی، پانی کی کوالٹی سے متعلقہ مسائل اور ان کے تدارک کے لئے آگاہی سیشن شروع کئے گئے ہیں جن میں اساتذہ، طلباء اور 1200 سکولوں کی سکول کونسلز کو شامل کیا گیا ہے جس کے تحت 455 سکول کونسلز کے 1820 ارکان کو ان امور پر تربیت دی گئی ہے۔ 460 سکولوں میں Health & Hygiene Clubs تشکیل دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور۔پی پی 156 لاہور کینٹ سکولوں کے ملازمین کو ایک ہزار روپے عیدی کی ادائیگی کا مسئلہ

*2486: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ وزیر اعلیٰ نے گریڈ ایک سے دس تک کے ملازمین کو عید الفطر پر ایک ہزار روپے عیدی دینے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پی پی۔156 لاہور کینٹ کے تمام ہائی سکولوں کے ملازمین کو ابھی تک ایک ہزار روپے کی ادائیگی نہ ہوئی ہے؟

(ج) کیا حکومت ان حق دار ملازمین کو ایک ہزار روپے کی ادائیگی کروانے اور تاخیر کے ذمہ دار ڈی ڈی او اور کلرک کے خلاف قانونی اور محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) درست ہے۔

(ب) ضلع لاہور کینٹ میں واقع تمام سکولوں کے ملازمین کو ایک ہزار روپے فی کس کے حساب سے ادائیگی کر دی گئی ہے۔

(ج) اس قسم کی کوئی شکایت ڈیپارٹمنٹ کو موصول نہ ہوئی ہے۔اگر اس ضمن میں کوئی شکایت موصول ہوئی تو ذمہ دار کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

قصور۔گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر 27 پتوکی کے مسائل

*3298: رانا آصف محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول (بوائز) چک نمبر 27 ڈھولن پتوکی ضلع قصور کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے اس میں ٹیچرز کی منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیاں کتنی کتنی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سکول ہذا کی عمارت چند کمروں پر مشتمل ہے اور وہ بھی خستہ حالت میں ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا میں بچوں کے بیٹھنے کے لئے فرنیچر نہ ہے؟

(د) کیا حکومت سکول ہذا کو پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت فرنیچر اور عمارت کے لئے فنڈز فراہم کرنے اور اس میں خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول (بوائز) چک نمبر 27 ڈھولن پتو کی ضلع قصور کی عمارت کل 8 کمروں پر مشتمل ہے جن میں آفس کا کمرہ بھی شامل ہے۔اس سکول میں ٹیچنگ سٹاف کی تعداد 17 ہے اور صرف SST(Arts) کی ایک اسامی خالی ہے۔

(ب) درست ہے۔مزید کلاس رومز، چار دیواری، آفس، واش روم بلاک اور اس کے علاوہ خستہ حالت کمروں کی مرمت کے لئے کیس ضلعی حکومت کو تخمینہ لاگت کے لئے بھجوایا ہوا ہے۔

(ج) درست ہے۔ضلعی حکومت سے فرنیچر کے لئے سفارش کی ہے۔کاپی ایوان کی میز پُر رکھ دی گئی ہے۔

(د) PESRP کے تحت 0.916 ملین میں ورک شاپ تعمیر ہوئی ہے اور مزید کلاس رومز، چار دیواری، آفس، واش روم بلاک اس کے علاوہ خستہ حالت مرمت تخمینہ لاگت کے لئے کیس بھجوایا ہوا ہے۔صرف SST(Arts) کی ایک اسامی خالی ہے جو بذریعہ پروموشن پر کر دی جائے گی۔سکول ہذا کے لئے فرنیچر کی سفارش کی ہے۔

یوسی احمد آباد ضلع جہلم میں لڑکیوں کے لئے ہائی سکول بنانے کی تفصیلات

*3507: جناب شیر علی خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم کی یونین کونسل احمد آباد میں لڑکیوں کے لئے کوئی ہائی سکول نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہاں پر گورنمنٹ نے سکول کے لئے جگہ گاؤں ملیار میں مختص کی ہوئی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ یونین کونسل میں لڑکیوں کے لئے ہائی سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) درست ہے۔

(ب) گاؤں ملیار میں گرلز ایلیمنٹری سکول کے لئے جگہ مختص ہے۔

(ج) جز(ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

یوسی احمد آباد ضلع جہلم گورنمنٹ ہائی سکول (بوائز) میں درجہ چہارم کی منظور شدہ اسامیاں

*3508: جناب شیر علی خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یونین کونسل احمد آباد تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں گورنمنٹ ہائی سکول (بوائز) ملیار میں درجہ چہارم کی کل کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں ان میں سے کتنی اسامیوں پر بھرتی ہو چکی ہے اور کتنی خالی ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) مذکورہ سکول میں صفائی ستھرائی کے لئے کون کون سے اہلکار تعینات ہیں، تمام درجہ چہارم کے اہلکاروں کے نام، عہدہ اور ان کی موجودہ ڈیوٹی کے مطابق مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول کی صفائی ستھرائی کے لئے سینٹری ورکر اور دوسری خالی اسامیوں پر اہلکاران کی تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) درجہ چہارم کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1-	منظور شدہ درجہ چہارم کی اسامیاں	4
2-	پُر شدہ اسامیاں	4
3-	خالی اسامیاں	کوئی نہیں

(ب) مذکورہ سکول میں صفائی ستھرائی کے لئے کوئی اہلکار تعینات نہ ہے، تمام درجہ چہارم اہلکاران کے نام، عہدہ / ڈیوٹی کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1-	محمد اسلم	لیب اٹنڈنٹ
2-	محمد صدیق	نائب قاصد
3-	محمد شفیق	چوکیدار
4-	محمد عامر	مالی

(ج) سینٹری ورکر کی اسامی منظور نہ ہے اور دوسری کوئی بھی اسامی خالی نہ ہے جس پر تقرری عمل میں لائی جائے۔

وہاڑی شہر میں بوائز و گرلز سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3573: جناب طاہر اقبال چودھری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) وہاڑی شہر میں اس وقت کل کتنے بوائز اور گرلز پرائمری اور ہائی سکول کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ سکول علاقہ کی آبادی کے لحاظ سے تعلیمی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں؟

(ج) ان سکولوں میں سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں بتائی جائیں اور ان سکولوں میں کتنا سٹاف اب بھی کم ہے، سکول وار بتایا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) وہاڑی شہر میں اس وقت کل 33 بوائز و گرلز پرائمری اور ہائی سکول کام کر رہے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

	پرائمری	ایلیمنٹری	ہائی	میزان
بوائز	10	01	04	15
گرلز	07	06	05	18
ٹوٹل				33

فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں، مذکورہ سکولز علاقہ کی آبادی کے لحاظ سے تعلیمی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔

(ج) ان سکولوں میں سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:۔

منظور شدہ اسامیاں

	پی ایس ٹی	ای ایس ٹی	ایس ایس ٹی	ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس	میزان
بوائز	82	111	60	04	257
گرلز	123	143	46	05	317
کل میزان					574

خالی اسامیاں

	پی ایس ٹی	ای ایس ٹی	ایس ایس ٹی	ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس	میزان
بوائز	00	00	08	00	08
گرلز		02			02
کل میزان					10

سکول وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول چک 84 جنوبی سرگودھا کی تفصیلات

*3592: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول چک 84 جنوبی سال 1996 میں منظور ہوا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ہائر سیکنڈری کلاسز کا اجرا ہو چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول کی عمارت کو نامکمل چھوڑ دیا گیا ہے اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کلاس نہم، دہم کے لئے ابھی تک کوئی ٹیچر تعینات نہیں کیا گیا ہے، جبکہ طالبات کی تعداد 104 ہے، اس تاخیر کی کیا وجہ ہے؟

(ہ) ہائی کلاسز (جماعت نہم، دہم) کے لئے کب تک ٹیچر تعینات کر دیئے جائیں گے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) 1996 میں عوامی نمائندے کی خواہش پر براہ راست ہائر سیکنڈری سکول کا اجرا کیا گیا جبکہ یہاں پر پہلے صرف گرلز پرائمری سکول موجود تھا۔

(ب) درست ہے۔

(ج) فنڈز کی فراہمی کے مطابق ہائی حصہ کی عمارات شروع کی گئیں۔ہائی حصہ کی عمارت جو کہ 5 کمروں اور دفاتر پر مشتمل ہے مکمل کر دی گئی موجودہ بچوں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہائر حصہ کی نامکمل جو کہ ڈی پی سی تک بنی ہوئی ہے مکمل کرنے کی ضرورت ہے۔

(د) درست نہ ہے۔سکول میں کلاسوں کی تعداد بالترتیب درج ذیل ہے:۔

6th	7th	8th	9th	10th	11	12	Total
23	20	24	14	17	21	13	132

جبکہ مڈل کلاسز کے لئے 2 اساتذہ اور ہائر کلاسز کے لئے 9 افسران اساتذہ موجود ہیں ان کے ساتھ 9 ملازمین بھی تعینات ہیں۔اگر گورنمنٹ کا منظور شدہ قاعدہ مدنظر رکھا جائے تو 40 بچوں پر ایک استاد مقرر ہوتا ہے۔جبکہ اس سکول میں مڈل حصہ میں 33 بچوں پر اور ہائر کلاسز کے بچوں کو ملا کر 7 بچوں پر ایک استاد مقرر ہے۔سال 09-2008 کے دوران سکول ہذا کا خرچہ 4932184 روپے ہے۔اس طرح ہر طالبہ پر سالانہ خرچ 37365 روپے اور ماہوار خرچ

دوران سکول ہذا کا خرچ 3113 روپے ہے اگر ان حقائق کو مدنظر رکھا جائے تو مزید اساتذہ کی تعیناتی حکومت پنجاب پر مزید بوجھ ہو گا۔

(ہ) موجودہ بچوں کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید اساتذہ کی ضرورت نہ ہے۔

راولپنڈی شہر۔پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*3677: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) راولپنڈی شہر میں کتنے سرکاری پرائمری اور ہائی سکول ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری سکولوں کے اکثر اساتذہ نے ٹیوشن سنٹر کھول رکھے ہیں اور بچوں کو ٹیوشن پڑھنے پر مجبور کرتے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان ٹیوشن سنٹروں کو ختم کرنے اور چلانے والوں کے خلاف ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) راولپنڈی شہر میں سرکاری سکولوں کی تعداد 173 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

	پرائمری	مڈل	ہائی
بوائز سکول	38	08	31
گرلز سکول	30	22	39
کل تعداد	68	30	70

(ب) درست نہ ہے۔سرکاری سکولوں کے اساتذہ کے لئے ٹیوشن پڑھانے پر پابندی ہے۔

(ج) جب کوئی ایسی شکائت موصول ہوئی تو فوری کارروائی کی جائے گی۔

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے سکولوں میں اشیاء کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*3690: محترمہ قمر عامر چودھری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے جن سکولوں میں فرنیچر پنکھے وغیرہ سال جون 2007 تا جون 2008 حکومت نے مہیا کئے، ان کے نام بیان فرمائیں؟

(ب) اگر کسی سکول میں مذکورہ عرصہ کے دوران مذکورہ اشیأ فراہم نہیں کی گئیں تو اس کی وجوہات ایوان کی میز پر رکھی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے سال 08-2007 میں جن سکولوں کو فرنیچر مہیا کیا تھا ان سکولوں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنکھے وغیرہ محکمہ بلڈنگ کے ذریعے سپلائی کروائے جاتے ہیں جو نئی عمارت کی تعمیر کے PC-1 میں شامل کئے جاتے ہیں۔ سال 08-2007 میں تمام سکولوں کے نئے کمروں میں پنکھے مہیا کر دیئے گئے تھے۔

(ب) سالانہ بجٹ کے مطابق سکولوں کی ضروریات کی شدت کے مطابق ترجیحی بنیادوں پر فرنیچر، پنکھے وغیرہ مہیا کئے جاتے ہیں۔ باقی ماندہ اداروں کی ضروریات کو آئندہ سال کے بجٹ تک مؤخر کر دیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں سکولز (بوائز / گرلز) اور خالی اسامیوں کی تفصیل

*3775: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں کتنے سکولز بوائز و گرلز ہیں؟

(ب) ان میں ٹیچرز کی کتنی اسامیاں گریڈوار خالی ہیں؟

(ج) حکومت ان اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) فیصل آباد شہر میں بوائز و گرلز سکولوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

-1	گرلز ہائر سیکنڈری سکولز	09
-2	بوائز ہائر سیکنڈری سکولز	10
-3	گرلز ہائی سکولز	52
-4	بوائز ہائی سکولز	32
-5	گرلز ایلیمنٹری سکولز	45
-6	بوائز ایلیمنٹری سکولز	34
-7	گرلز پرائمری سکولز	61
-8	بوائز پرائمری سکولز	64

(ب) ان سکولوں میں خالی اسامیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

		Male	Fe-male
1۔ای ایس ٹی / ایس ای ایس ای	BS-14	20	-
2۔پی ایس ٹی / ای ایس ٹی	BS-09	30	24

(ج) ان خالی اسامیوں پر بھرتی کا عمل جاری ہے۔

ضلع بہاولنگر میں بوائز و گرلز سکولز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3785: جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولنگر میں قائم بوائز و گرلز سکولز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ وار کتنی ہیں، انہیں کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف)

	ہائر سیکنڈری سکولز	ہائی سکولز	مڈل سکولز	پرائمری سکولز
تحصیل بہاولنگر	04	34	49	489
تحصیل منچن آباد	00	19	40	419
تحصیل ہارون آباد	02	34	76	418
تحصیل فورٹ عباس	00	24	58	339
تحصیل چشتیاں	04	43	109	450
ٹوٹل	10	154	332	2115

(ب) منظور شدہ اسامیاں گریڈ وار درج ذیل ہیں:۔

BS-09	BS-14	BS-16	BS-17	BS-18	BS-19	BS-20
7135	4097	1381	197	99	34	02

پُر شدہ اسامیاں

BS-09	BS-14	BS-16	BS-17	BS-18	BS-19	BS-20
6879	3769	1233	146	82	29	02

خالی اسامیاں

BS-09	BS-14	BS-16	BS-17	BS-18	BS-19	BS-20
256	328	148	51	17	05	00

وزیر اعلیٰ پنجاب نے خالی اسامیوں کو ریکروٹمنٹ کے ذریعے پُر کرنے کی منظوری دے دی ہے۔

صوبہ میں دانش سکولوں کا قیام و دیگر تفصیلات

*3795: چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں دانش سکولوں کے قیام کا منصوبہ بنایا جارہا ہے، اگر ہاں تو پہلے فیز میں کتنے دانش سکول قائم کئے جارہے ہیں؟

(ب) مذکورہ سکولوں کے قیام کے لئے کن شرائط کو بنیاد بنایا گیا ہے نیز ان میں تعینات کئے جانے والے عملہ کی قابلیت اور طریقہ تعیناتی کیا ہے؟

(ج) تحصیل شرقپور ضلع شیخوپورہ میں کتنے دانش سکولوں کا قیام مالی سال 10۔2009 میں کس کس جگہ عمل میں لایا جارہا ہے نیز ان سکولوں میں کب تک تعلیم و تدریس کا کام شروع ہو جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں۔ پہلے فیز میں 14 دانش سکولز قائم کئے جارہے ہیں جن میں سے مندرجہ ذیل چھ سکولز تعمیر ہو چکے ہیں۔

1- دانش سکول برائے طلباء، رحیم یار خان
2- دانش سکول برائے طالبات، رحیم یار خان
3- دانش سکول برائے طلباء حاصل پور ضلع بہاولپور
4- دانش سکول برائے طالبات، حاصل پور، ضلع بہاولپور
5- دانش سکول برائے طلباء وطالبات، چشتیاں ضلع بہاولنگر
6- دانش سکول برائے طالبات، چشتیاں ضلع بہاولنگر

چھ سکولز زیر تعمیر ہیں، جبکہ دو سکول فاضل پور ضلع راجن پور پر عنقریب کام شروع ہو جائیگا۔ زیر تعمیر سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1- دانش سکول، جنڈ ضلع اٹک (طلباء)
2- دانش سکول، جنڈ، ضلع اٹک (طالبات)
3- دانش سکول، ہرنولی، ضلع میانوالی (طلباء)
4- دانش سکول، ہرنولی، ضلع میانوالی (طالبات)
5- دانش سکول، ڈی جی خان (طلباء)
6- دانش سکول، ڈی جی خان (طالبات)

(ب) دانش سکولوں کے قیام کی شرائط:

جہاں حکومت اپنی بے مصرف زمین مفت مہیا کرے اور وہ علاقہ کم ترقی یافتہ اور معاشی پسماندگی کا شکار ہو

اساتذہ کی بھرتی کی شرائط:

چھ دانش سکولوں میں اس وقت تک 72 اساتذہ بھرتی کئے گئے ہیں۔اساتذہ کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت متعلقہ مضمون میں ایم اے، ایم ایس سی فرسٹ ڈویژن رکھی گئی ہے۔اخبار میں اشتہارات اور تمام درخواست دہندگان کا متعلقہ مضمون اور انگریزی میں تحریری امتحان لیا جاتا ہے۔کامیاب امیدواروں کا انٹرویو متعلقہ اضلاع میں قائم شدہ سلیکشن بورڈ لیتے ہیں جس کے بعد اساتذہ کو بھرتی کیا جاتا ہے۔

(ج) تحصیل شرق پور ضلع شیخوپورہ میں دانش سکول کا قیام مالی سال 10-2009 کے پروگرام میں شامل نہ تھا اور نہ ہی 11-2010 میں شامل ہے۔

گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول لاہور کے طلباء کے لئے ہوسٹل کی سہولت فراہم کرنے کی تفصیلات

*3797: میجر ریٹائرڈ ذوالفقار علی گوندل: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماضی قریب میں گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول لاہور میں طلباء کے لئے ہوسٹل کی سہولت موجود تھی؟

(ب) دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والے طلباء کی یہ سہولت کب اور کیوں ختم کی گئی؟

(ج) یہ سہولت کب تک بحال کی جائے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول لاہور میں ہوسٹل کی سہولت سال 1986 تک موجود رہی ہے۔

(ب) چونکہ دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والے طلباء اس سکول میں داخلہ نہیں لیتے تھے چنانچہ ہوسٹل کو 1986 میں بند کر دیا گیا تھا۔

(ج) تاحال کسی بھی طالب علم نے ہوسٹل میں داخلہ کی درخواست نہ دی ہے۔اگر طلباء ہوسٹل میں رہائش کے لئے درخواست دیں گے اور ان طلباء کی تعداد معقول ہو گی تو ہوسٹل کا انتظام عمل میں لایا جا سکتا ہے۔

پی پی۔250 کے گرلز و بوائز ہائی سکولوں میں انگلش میڈیم کلاسز شروع کرنے کی تفصیلات

*3819: سردار عاطف حسین مزاری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن نے صوبہ کے ہر ضلع میں دس فیصد گرلز ہائی سکولز اور پانچ فیصد بوائز ہائی سکولز میں انگلش میڈیم کلاسز شروع کرنے کی ہدایات جاری کی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حلقہ پی پی۔250 کے کن گرلز اور بوائز ہائی سکولز میں انگلش میڈیم کلاسز شروع کی جارہی ہیں اور کب تک، تفصیلاً آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں۔

(ب) حلقہ پی پی۔250 کے درج ذیل سکولوں میں انگلش میڈیم کلاسز شروع کی جارہی ہیں۔

1- گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول روجھان
2- گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول عمرکوٹ
3- گورنمنٹ بوائز ہائی سکول روجھان
4- گورنمنٹ بوائز ہائی سکول بنگلا اچھا
5- گورنمنٹ بوائز ہائی سکول سونمیانی
6- گورنمنٹ ہائی سکول عمرکوٹ
7- گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ مٹ
8- گورنمنٹ ہائی سکول میراں پور
9- گورنمنٹ ہائی سکول سبزانی
10- گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول عمرکوٹ
11- گورنمنٹ ہائی سکول بھاگسر

ضلع سرگودھا۔سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے دی گئی رقم کی تفصیلات

*3822: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی اینڈ ڈی کی ایڈوائس مورخہ 10۔فروری 2007 کے تحت محکمہ خزانہ نے ضلع سرگودھا کو مندرجہ ذیل تین سکیموں کے لئے مبلغ 086.25 ملین روپے بذریعہ چٹھی مورخہ 15۔مارچ 2007 جاری کئے؟

1- اپ گریڈیشن آف گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر 113/جنوبی کے لئے 3.888 ملین روپے
2- اپ گریڈیشن آف گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک نمبر 82/شمالی کے لئے 4.584 ملین روپے

3- اپ گریڈیشن آف گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک104/شمالی کے لئے 4.071ملین روپے

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ تعلیم محکمہ خزانہ کی ہدایت کے مطابق کب تک مذکورہ سکیموں پر کام شروع کر کے مکمل کرنے کاارادہ رکھتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) درست ہے۔

(ب) گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک نمبر82 شمالی اور گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 104 شمالی کی عمارات مکمل ہو چکی ہیں جبکہ گرلز ہائی سکول 113جنوبی پر کام ابھی جاری ہے جو 30۔جون2012تک مکمل ہو جائے گا۔

دانش سکول سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*3891:جناب محمد طارق امین ہوتیانہ:کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبہ میں "دانش سکول سسٹم" متعارف کروارہی ہے جس کے لئے موجودہ مالی سال کے بجٹ میں3۔ارب روپے مختص کئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سکول ڈسٹرکٹ اور تحصیل لیول کے شہروں میں بنائے جائیں گے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ انہی شہروں میں پہلے سے ڈی پی ایس سکول کام کر رہے ہیں جن کی فیسیں بہت زیادہ ہیں جس کی وجہ سے غریب لوگ اپنے بچوں کو ان سکولوں میں تعلیم نہیں دلوا سکتے؟

(د) کیا حکومت دانش سکول سسٹم کے لئے مختص 3۔ارب روپے پہلے سے موجود عام سکولوں میں سہولیات کی فراہمی پر خرچ کرنے اور ان کے معیار تعلیم کو بہتر بنانے پر خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں! درست ہے۔3۔ارب روپے مالی سال2009-10 کے بجٹ میں مختص کئے گئے تھے۔

(ب) جی نہیں۔یہ سکول ڈسٹرکٹ اور تحصیل لیول پر نہیں بنائے جائیں گے۔

دانش سکولوں کے قیام کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں:۔

جہاں حکومت اپنی بے مصرف زمین مفت مہیا کرے اور وہ علاقہ کم ترقی یافتہ اور معاشی پسماندگی کا شکار ہو۔

(ج) ڈی پی ایس اور دانش سکولوں کا کوئی بھی موازنہ موزوں نہیں ہے کیونکہ دانش سکولوں میں 90 فیصد مستحق اور غریب خاندانوں کے ذہین بچوں اور بچیوں کو مفت معیاری تعلیم دی جاتی ہے اور صرف 10 فیصد بچوں سے فیس لینے کی گنجائش رکھی گئی ہے بلکہ اس 10 فیصد کو بھی ختم کرنے پر غور ہو رہا ہے۔

(د) دونوں Sectors کے لئے الگ الگ رقم مختص کی گئی ہے۔پہلے سے موجود عام سکولوں میں سہولیات کی فراہمی کے لئے حکومت الگ سے چار ارب روپے سالانہ دے رہی ہے لہذا یہ تین ارب روپے صرف دانش سکولوں کے علاوہ سنٹرز آف ایکسی لینس سکولز پر اٹھنے والے اخراجات کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

تحصیل بورے والا عمارات کے بغیر سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3911: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بورے والا میں کتنے سکول ایسے ہیں جن کی عمارات نہ ہیں، ان سکولوں کے نام اور جگہ بتائیں؟

(ب) ان سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے کتنے فنڈز درکار ہیں، تفصیل سکول وار بتائیں؟

(ج) کیا حکومت ان سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) تحصیل بورے والا میں تین گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول ایسے ہیں جن کی عمارات نہ ہیں۔ ان سکولوں کے نام اور جگہ درج ذیل ہیں:-

نمبر شمار	نام سکول / جگہ
1	گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول 136/EB بورے والا
2	گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول 437/EB بورے والا
3	گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول جوئیہ بنگلہ بورے والا

(ب) ان سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے 7.500 ملین فنڈز درکار ہیں۔تفصیل سکول وار درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام سکول / جگہ	
1	گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول136/EB بورے والا	2.500ملین روپے
2	گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول437/EB بورے والا	2.500ملین روپے
3	گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول جوئیہ بنگلہ بورے والا	2.500ملین روپے

(ج) ان سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام فیز IV میں شامل کیا گیا تھا۔لیکن مناسب اراضی نہ ہونے کی وجہ سے عمارات تعمیر نہ ہو سکی ہیں۔

تحصیل بورے والا میں گرلز و بوائز سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3912: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بورے والا (وہاڑی) میں کتنے گرلز و بوائز ہائی سکول ہیں، ان کے نام اور جگہ بتائیں؟

(ب) ان سکولوں میں گریڈ وار اساتذہ کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کتنے سکول اساتذہ کی تعیناتی نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہیں، ان سکولوں کے نام اور خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ وار بتائیں؟

(د) کیا حکومت خالی اسامیوں پر اساتذہ کی جلد از جلد تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) تحصیل بورے والا (وہاڑی) میں 34 گرلز و 31 بوائز ہائی سکولز ہیں، ان کے نام اور جگہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سکولوں میں گریڈ وار اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تفصیل سکول وار فہرست درج ذیل ہے:-

	ہیڈ مسٹریس / ہیڈ ماسٹر (BS-17)	ایس ایس / ایس ایس ایس (BS-17-18)	ایس ایس ٹی (BS-16)	ای ایس ٹی (BS-14)	پی ایس ٹی (BS-9)	میزان
گرلز	21	06	14	22	01	64
بوائز	0	03	27	40	07	77

(ج) اساتذہ کی تعیناتی نہ ہونے کی وجہ سے کوئی سکول بند نہ ہے۔جن سکولوں میں اسامیاں خالی ہیں ان کی تفصیل جز (ب) میں دے دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں۔وزیر اعلیٰ پنجاب نے خالی اسامیوں کو ریکروٹمنٹ کے ذریعے پُر کرنے کی منظوری دے دی ہے۔مالی سال 12-2011 میں خالی اسامیوں پر بھرتی کر دی جائے گی۔

ضلع سرگودھا میں سرکاری گرلز سکولوں میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا مسئلہ

*3957: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا کے بیشتر سرکاری گرلز سکولوں میں ریاضی اور سائنس کے مضامین کو پڑھانے کے لئے اساتذہ کو بھرتی نہیں کیا گیا، اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع سرگودھا کے بیشتر سرکاری گرلز سکولوں میں اساتذہ کی اسامیاں خالی ہیں، ان کو کب تک پُر کر دیا جائے گا، آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع سرگودھا کے بیشتر سکولوں میں ریاضی اور سائنس کی خواتین اساتذہ کی اسامیاں پُر ہیں معمول کے مطابق بوجہ ریٹائرمنٹ تبادلہ جات اور upgradation of schools چند اسامیاں خالی ہیں جو کہ بذریعہ نئی بھرتی یا ترقی پر کی جا رہی ہیں۔

(ب) ضلع سرگودھا کے زنانہ مدارس میں خواتین اساتذہ کی معمول کے مطابق بوجہ ریٹائرمنٹ، تبادلہ اور اپ گریڈیشن خالی اسامیاں بذریعہ ترقی یا براہ راست بھرتی جو بھی صورتحال ہو پر کی جا رہی ہیں۔ خالی اسامیوں پر اساتذہ کی نئی بھرتی اور محکمانہ ترقی کا عمل جاری ہے۔

محلہ بلال پارک کامونکی میں سکول کی تعمیر کا مسئلہ

*3961: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گلی نمبر 1 محلہ بلال پارک، کامونکی میں ٹاؤن کی دو کنال اراضی کو سکول کی تعمیر کے لئے محکمہ تعلیم کے نام کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اراضی کو دانش سکول کے قیام کے لئے استعمال کیا جائے گا؟

(ج) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس سکول کی تعمیر کے لئے مالی سال 10۔2009 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) درست نہ ہے۔محلہ بلال پارک کامونکی میں ٹاؤن کی دو کنال اراضی ابھی تک محکمہ تعلیم کے نام ٹرانسفر نہ کی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔اراضی محکمہ تعلیم کے نام ٹرانسفر نہ ہونے کی وجہ سے سکول کے لئے استعمال نہیں ہو سکتی ہے۔

(ج) اراضی محکمہ تعلیم کے نام ٹرانسفر نہ ہونے اور فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے نئے سکول کی تعمیر کے لئے مالی سال 10-2009 میں رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال، گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول کی شفٹنگ کی تفصیلات

*4110: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (تعلیم) ضلع ساہیوال نے گورنمنٹ اسلامیہ بوائز ہائی سکول ساہیوال کے سٹاف اور طلباء کو گورنمنٹ بٹالہ مسلم ہائی سکول اور گورنمنٹ ہائی سکول ننگل نمبر 1 میں شفٹ کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں 350 طلباء زیر تعلیم ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ shifting سے گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول کے وجود کو بلاجواز ختم کیا جارہا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ناقص پالیسی کی وجہ سے علاقہ کے عوام اور طلباء سراپا احتجاج ہیں؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کو تیار ہے تا کہ گورنمنٹ اسلامیہ بوائز ہائی سکول ضلع ساہیوال کی موجودہ حیثیت کو برقرار رکھا جاسکے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) درست ہے۔ڈی سی او کی approval سے آرڈر جاری کئے گئے۔

(ب) درست ہے۔تفصیلی جواب جز (ہ) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) درست نہ ہے۔

(ہ) یہ منصوبہ / پالیسی کافی غور و خوض کے بعد بنایا گیا۔اس میں ضلعی انتظامیہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، بار ایسوسی ایشن، تاجر اور دوسری تنظیموں سے بھی رائے لی گئی اور فیصلہ پر عملدرآمد بھی ہو چکا ہے لہذا اس کو واپس کرنا یا نظر ثانی کرنا مناسب نہ ہو گا۔کیونکہ سیکرٹری تعلیم حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر SO(G-IV)5-33/2002 مورخہ 12-06-09 کے تحت گورنمنٹ گرلز مشن ہائی سکول (نیشنلائزڈ) کو اپنے سابقا مالکان کو واپس کر دیا گیا۔ سٹاف اور طلباء کو یہ آپشن دیا گیا کہ وہ پرائیویٹ سکول مالکان کے ساتھ رہیں یا گورنمنٹ کے ساتھ، تمام سٹاف اور 642 سے زائد طالبات نے اپنی تعلیم گورنمنٹ سکول میں جاری رکھنے کا آپشن دیا اس لئے کافی غور و خوض کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس کو اسلامیہ ہائی سکول میں شفٹ کر دیا جائے۔جس کی تعداد طلباء اور کارکردگی گزشتہ کئی سالوں سے بہتر نہ تھی اس لئے خالصتاً انتظامی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اسلامیہ سکول کے ایلیمنٹری سیکشن کو قریب ترین واقع ننگل انبیاء ہائی سکول نمبر 1 میں ضم کر دیا جائے اور سابقا مشن گرلز ہائی سکول کی طالبات کو مزید پریشانی سے بچانے کے لئے اسلامیہ گرلز سکول کے نام سے ادارہ قائم کر کے اس مسئلے کو حل کیا گیا ہے۔

گورنمنٹ ہائی سکول ملیار پنڈ دادن خان ضلع جہلم کے مسائل

*4123: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول ملیار پنڈ دادن خان ضلع جہلم میں 1985 سے کوئی سائنس ٹیچر تعینات نہ کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا میں پی ای ٹی ٹیچر بھی تعینات نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا میں سکیورٹی گارڈ کی اسامی نہ ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا میں سائنس لیبارٹری موجود ہے مگر سائنس ٹیچر نہ ہونے کی وجہ سے سائنس لیبارٹری کا قیمتی سامان ضائع ہو رہا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس سکول کے درج بالا مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) سکول ہذا میں سائنس ٹیچر موجود ہے جو کہ فروغ تعلیم فنڈ سے رکھا گیا ہے اور سائنس کے طلباء کو باقاعدگی سے پڑھایا جارہا ہے۔

(ب) سکول ہذا میں پی ای ٹی کی منظور شدہ اسامی موجود نہ ہے۔

(ج) گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن کے مطابق سکیورٹی گارڈ اور چوکیدار ایک ہی پوسٹ کا نام ہے۔سکول ہذا میں چوکیدار موجود ہے۔

(د) سکول ہذا میں سائنس ٹیچر موجود ہے اور سائنس کے طلباء سائنس لیبارٹری سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ہ) حکومت اس سکول کے درج بالا مسائل حل کرنے کا ترجیحی بنیاد پر ارادہ رکھتی ہے۔

پی پی۔28، سرگودھا کے چار دیواری کے بغیر سکولوں کی تفصیلات

*4129: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔28 سرگودھا میں بوائز و گرلز سکول جن کی چار دیواری نہ ہے ان کے نام اور جگہ بتائیں؟

(ب) ان سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد سکول وار بتائیں؟

(ج) ان سکولوں کی چار دیواری (خاص کر گرلز سکول) کی تعمیر کے لئے حکومت کب تک فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) حلقہ پی پی۔28 میں 29 ایسے سکول ہیں جن کی چار دیواری موجود نہ ہے۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بغیر چار دیواری کے سکولوں میں 2314 بچے زیر تعلیم ہیں جن کی سکول وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت مالی سال 2007 تا 2011 کے دوران حلقہ پی پی۔28 کے سکولوں میں 21.881 ملین روپے سے missing facilities فراہم کر چکی ہے۔مزید برآں حکومت اپنے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ترجیحی بنیادوں پر سکولوں میں missing facilities فراہم کر رہی

ہے۔فنڈز کی دستیابی کی صورت میں priority کی بنیاد پر ان سکولوں کو بھی چار دیواری فراہم کر دی جائیگی۔

پی پی۔28، سرگودھا کے بجلی، پانی، لیٹرین کے بغیر سکولوں کی تفصیلات

*4131: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔28 سرگودھا میں بوائز و گرلز سکول جن میں بجلی، پانی اور لیٹرین کی سہولیات نہ ہیں ان کے نام اور جگہ بتائیں؟

(ب) ان سکولوں میں بجلی، پانی اور لیٹرین کی سہولیات کی فراہمی کے لئے حکومت کب تک فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) پی پی۔28 ضلع سرگودھا کے بوائز و گرلز سکولز میں سے 102 سکولز میں بجلی، 07 سکولز میں پانی جبکہ 100 سکولز میں لیٹرین کی سہولیات نہ ہیں ان سکولوں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہر سال حکومت missing facilities کی مد میں خطیر رقم مختلف سکیموں کے ذریعے خرچ کرتی ہے اور priority کی بنیاد پر سکولوں میں missing facilities فراہم کی جاتی ہیں۔ رواں مالی سال میں priority کی بنیاد پر ان سکولوں میں بھی missing facilities فراہم کر دی جائیں گی۔

تحصیل خانپور۔گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ظاہر پیر پر قبضہ کی تفصیلات

*4147: میاں شفیع محمد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قبضہ گروپ جعلی اشٹام پیپر کے ذریعے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ظاہر پیر تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان پر سرکاری حکام کی ملی بھگت سے قبضہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اس ضمن میں ایک درخواست ڈی سی او آفس میں جمع کرا دی گئی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول کو غیر قانونی قبضہ سے بچانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول ظاہر پیر 1966 میں بطور پرائمری 1971 میں مڈل 1983 میں ہائی اور 1989 میں ہائر سیکنڈری سکول عمل میں آیا۔قبضہ مافیا کی سرغنہ راشدہ شکیل نامی عورت نے کیس دائر کیا ہے کہ یہ میری ملکیت ہے۔دعویٰ دائر ہونے پر DEO سیکنڈری نے بذات خود سکول مذکورہ بالا کا معائنہ کیا اور معززین شہری کی میٹنگ مورخہ 18-07-2009 کو طلب کی اور اس مسئلہ پر غور کرتے ہوئے اجلاس میں تمام تفصیلات معلوم کیں۔اس کے بعد معززین علاقہ نے اپنا اجلاس 31-07-2009 کو منعقد کیا سکول کے رقبہ کے بارے میں بحث کی۔اس معاملہ میں سرکاری حکام ملوث نہ ہیں۔

(ب) سرکاری حکام اور معززین شہری علاقہ جات غیر قانونی قبضہ سے بچانے کے لئے اقدامات کر رہے ہیں۔ڈی سی او آفس رحیم یار خان میں اس بابت کارروائی جاری ہے۔آئندہ اجلاس میٹنگ تک متوقع ہے۔اس لحاظ سے سرکاری املاک پر کسی بھی قسم کا سرکاری حکام کے ذریعے قبضہ کرنے یا کروانے کی بات میں کوئی صداقت نہ ہے۔کوشش کی جارہی ہے کہ اس مسئلہ کو جلد از جلد حل کیا جائے۔

ٹیچرز ایجوکیشن کے لئے بنائی گئی ٹاسک فورس کی تفصیلات

*4240: جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹیچرز ایجوکیشن کے لئے ایک ٹاسک فورس بنائی گئی، اگر ہاں تو کب اور اس کے چیئرمین اور ممبران کے نام، عہدے اور تاریخ تعیناتی و تنخواہوں اور دیگر سہولیات کے بارے میں ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) اس ٹاسک فورس کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا اور کیا سالانہ بجٹ میں اس مد کے لئے رقم رکھی گئی تھی اگر نہیں تو اخراجات کیسے میٹ کئے گئے اور ممبران کی تقرری کتنے عرصہ کے لئے کی گئی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) محکمہ تعلیم سکولز ایجوکیشن کے لئے دو ٹاسک فورسز بنائی گئیں:-

1. ٹاسک فورس برائے ایلیمنٹری ایجوکیشن: 15-07-2008 کو راجہ محمد انور اس کے چیئرمین مقرر کئے گئے۔
2. ٹاسک فورس برائے زنانہ ٹیچرز ٹریننگ، یہ سات رکنی ٹاسک فورس: محترمہ سائرہ افضل تارڑ، ایم این اے کی سربراہی میں 17-09-2008 کو بنائی گئی۔

- ❖ ٹاسک فورس برائے ایلیمنٹری ایجوکیشن میں چیئرمین کے علاوہ کوئی ممبر تعینات نہ کیا گیا۔ (Annex"A")ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
- ❖ ٹاسک فورس برائے زنانہ ٹیچرز ٹریننگ میں ایک چیئرمین، ایک وائس چیئرمین اور آٹھ ممبران تعینات کئے گئے۔(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
- ❖ مزید یہ کہ دونوں چیئرمینوں کو بشمول ممبران کوئی تنخواہ نہیں ملتی تھی۔دیگر سہولیات میں دونوں ٹاسک فورسز کے چیئرمینوں کو گورنمنٹ کی طرف سے ایک ایک گاڑی دی گئی تھی اور ایس اینڈ جی اے ڈی کی طرف سے 200 لیٹر پٹرول ماہانہ دیا جاتا تھا۔
- ❖ ٹاسک فورس برائے ایلیمنٹری ایجوکیشن کو ایک جیپ سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے دفتری استعمال کے لئے دی گئی تھی اور اس کا پٹرول بھی محکمہ سکول ایجوکیشن کی طرف سے دیا جاتا تھا۔

(ب) ٹاسک فورس برائے ایلیمنٹری ایجوکیشن پر ہونے والے اخراجات بذریعہ SNE 1,34,975/ روپے دفتری اخراجات کے لئے اس محکمہ کے بجٹ سال 10-2009 میں وصول ہوئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹاسک فورس برائے زنانہ کے لئے کوئی اخراجات منظور نہ ہوئے۔

تمام ٹاسک فورسز فروری 2011 میں ختم کر دی گئی تھیں۔

ضلع قصور۔سرکاری سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4335: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں کل کتنے سرکاری پرائمری، مڈل اور ہائر سیکنڈری سکول موجود ہیں؟

(ب) مذکورہ سکولوں میں اساتذہ، ہیڈ مسٹریس اور ہیڈ ماسٹروں کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کب تک خالی اسامیوں پر تعیناتی عمل میں آ جائے گی نیز جن جگہوں پر کوئی استاد، ہیڈ مسٹریس اور ہیڈ ماسٹر نہیں جانا چاہتا وہاں پر حکومت کیا پالیسی اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع قصور میں سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے:۔

پرائمری	مڈل	ہائی	ہائر سیکنڈری	ٹوٹل
1235	275	128	12	1650

(ب) مذکورہ سکولوں میں 1192 اساتذہ، 14 ہیڈ مسٹریس اور 2 ہیڈ ماسٹر کی اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) ضلع قصور میں اساتذہ کی 216 اسامیاں مشتہر کی جاچکی ہیں۔جن پر بھرتی کا عمل جاری ہے جو کہ ماہ جنوری تک مکمل کر لیا جائیگا۔ہیڈ ماسٹر اور ہیڈ مسٹریس کی خالی اسامیوں کو بھی پبلک سروس کمیشن کے تحت مستقبل قریب میں پر کر لیا جائیگا۔ضلع قصور میں ایسا کوئی سکول نہ ہے جس میں کوئی استاد یا ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس نہ جانا چاہتی ہوں لہذا کسی دیگر پالیسی کو اپنانے کی ضرورت نہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

پنڈ دادن خان، یوسی احمد آباد کے سکولوں کے مسائل کی تفصیلات

200: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل پنڈ دادن خان کی یونین کونسل احمد آباد میں کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکول کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان سکولوں میں ٹیچرز کے لئے کرسیاں تک نہ ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولوں میں بچوں کے بیٹھنے کے لئے فرنیچرز نہ ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکولوں میں پینے کا میٹھا پانی میسر نہ ہے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ بچوں کی تعداد کے مطابق ٹیچر نہیں ہیں ان سکولوں میں اساتذہ کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(و) کیا حکومت ان تمام مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) کل 21 سکول کام کر رہے ہیں۔جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

پرائمری		مڈل		ہائی		
بوائز	گرلز	بوائز	گرلز	بوائز	گرلز	کل تعداد
9	6	2	3	1	Nil	21

جس جس جگہ واقع ہیں۔بوائز ہائی سکول ملیار:

1۔ بوائز مڈل سکول احمد آباد، اتھر

2۔ بوائز پرائمری سکول میرے، عیسیٰ وال، ڈھوک نورا، جندران، ملیار، لنگر، منڈاہر، پنوار، چک موسیانہ:9، گرلز مڈل سکول احمد آباد، لنگر، اتھر:

3۔ گرلز پرائمری سکول منڈاہر، ملیار، جندران، میرے، عیسیٰ وال:6

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د)

1- بوائز پرائمری سکول لنگر میں میٹھے پانی کا کنکشن لگ گیا ہے اور ملیار کی واٹر سپلائی سے پانی آ رہا ہے۔

2- بوائز پرائمری سکول چک موسیانہ کو واٹر سپلائی سکیم عیسیٰ وال کے ذریعہ میٹھا پانی مل رہا ہے۔

3- بوائز پرائمری سکول ڈھوک نواز میں چند میٹر پر میٹھے پانی کا نلکا لگا ہے۔بچے اور گاؤں کے لوگ وہاں سے پانی لیتے ہیں اس جگہ ارد گرد علاقہ میں کڑوا پانی ہے۔

(ہ) جزوی طور پر درست ہے۔درج ذیل سکولوں میں اساتذہ کی اسامیاں خالی ہیں۔

گورنمنٹ ہائی سکول میں ایس ایس ٹی کی ایک اسامی خالی ہے جو جلد ہی بذریعہ پروموشن یا نئی بھرتی سے پر کر لی جائے گی جبکہ اسی سکول ای ایس ٹی (ڈی ایم) کی اسامی خالی ہے جو کہ بذریعہ پروموشن جلد پر کر لی جائے گی۔

(و) جواب جزہائے بالا کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

قصور۔گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر 27 ڈھولن پتوکی کے مسائل

201:جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر 27 ڈھولن پتوکی قصور میں فرنیچر ناکافی ہے، پرائمری پورشن کی عمارت کی حالت مخدوش ہے، واش رومز ناکافی ہیں اور ہیڈ ماسٹر کے آفس کی حالت خستہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا میں سائنس لیبارٹری کے لئے کمرہ نہیں بنایا گیا بلکہ ایک چھوٹے سے کمرہ میں عارضی بندوبست کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا کے گراؤنڈز کی چار دیواری نہ ہے اور عمارت کے ارد گرد جو چار دیواری اپنی مدد آپ کے تحت بنائی گئی ہے اس کی حالت بھی مخدوش ہے؟

(د) سکول ہذا میں آئی ٹی اور ہائی پورشن کے اساتذہ کی اسامیاں بھی خالی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت سکول ہذا کے تمام مسائل کے لئے فنڈز فراہم کرنے اور اساتذہ کی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) حقیقت پر مبنی ہے۔آئندہ فرنیچر سکیم میں شامل کرنے کی سفارش کی جائے گی۔ رواں سال 11-2010 کی گرانٹ میں پرائمری حصہ عمارت، واش رومز اور ہیڈ ماسٹر آفس سکیم میں شامل کی گئی ہے اور ضلعی حکومت بلڈنگ مہیا کرنے پر آمادہ ہے۔ تخمینہ لاگت کے لئے کیس بھیجا جا چکا ہے۔کا پی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔سائنس لیبارٹری موجود ہے۔

(ج) حقیقت پر مبنی ہے۔رواں سال 11-2010 میں چار دیواری کے لئے سکول کو سکیم میں شامل کر لیا ہے اور عملدرآمد ہو گا۔

(د) سکول ہذا میں آئی ٹی ٹیچر کی بھرتی ہو چکی ہے۔ کا پی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ہائی پورشن کے اساتذہ کی خالی اسامیاں بذریعہ پروموشن پُر کرنے کے لئے کام جاری ہے۔

(ہ) ضلعی حکومت سے سکول ہذا کی ضرورت کے مطابق فنڈز مہیا کرنے کی سفارش کی جا چکی ہے۔ کچھ اسامیاں پر کر دی گئی ہیں اور باقی خالی اسامیوں پر اساتذہ کی بھرتی صوبہ کی مالی پوزیشن پر منحصر ہے جو کہ رواں مالی سال میں سیلاب کی وجہ سے بہت مشکلات سے دوچار ہے۔

سرگودھا۔گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سوہنی پور کی اپ گریڈیشن کا معاملہ

205: محترمہ طیبہ ضمیر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سوہنی پور سرگودھا کی اپ گریڈیشن کا کیس زیر التواء ہے اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں اور اس کی کب تک اپ گریڈیشن ہو جائے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

درست ہے۔گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سوہنی پور سرگودھا کی اپ گریڈیشن کا کیس زیرالتواء ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سکول ابتدائی طور پر ایک پارک میں قائم ہوا۔کچھ لوگوں نے کنٹونمنٹ سرگودھا کے عملہ سے مل کر پارک کی زمین اپنے نام الاٹ کروالی اور بعد ازاں اسے پلاٹ بناکر بیچنے کی کوشش کی اہل محلہ کی رکاوٹ کی وجہ سے پلاٹ نہ بک سکے تاہم ریونیو ریکارڈ کے مطابق زمین پرائیویٹ لوگوں کے نام ہے جس کی فرد ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبائی محتسب کی سالانہ رپورٹ 2007 کے مطابق کسی بھی پرائیویٹ جگہ پر تعمیراتی کام نہ کیا جاسکتا ہے تاوقتیکہ وہ زمین محکمہ تعلیم کے نام منتقل نہ ہو جائے۔چونکہ اپ گریڈیشن کے لئے عمارت تعمیر ہونی ہے جو کہ عدالت کے فیصلہ کی نفی ہو گی۔پرائیویٹ لوگ زمین کا انتقال کرانے کے لئے تیار نہ ہیں جس کی وجہ اس کی اپ گریڈیشن التواء میں ہے۔

سرگودھا۔گورنمنٹ پرائمری گرلز سکول کی اپ گریڈیشن

212: محترمہ طیبہ ضمیر: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ چک نمبر 54 شمالی سرگودھا میں پرائمری گرلز سکول موجود ہے؟

(ب) کیاحکومت مذکورہ سکول کواپ گریڈکرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں توکیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) چک نمبر 54 شمالی سرگودھا میں گرلز کمیونٹی ماڈل سکول موجود ہے۔

(ب) ضلعی حکومت کو سکولوں کی اپ گریڈیشن اور missing facilities کی مد میں صوبائی حکومت ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت فنڈز فراہم کرتی ہے۔

سال 09-2008 میں اس مد میں ہر حلقہ کے ایم پی اے کو 40 ملین روپے اور 10-2009 میں 25 ملین روپے مہیا کئے گئے۔اس سال 11-2010 میں ہر حلقہ کے ایم پی اے کو 18 ملین روپے مہیا کئے گئے ہیں۔لیکن محدود وسائل کی وجہ سے تمام سکولوں کو بتدریج اپ گریڈ کیا جا رہا ہے۔اگر متعلقہ ایم پی اے صاحب اس کے لئے فنڈز مختص فرمائیں تو سکول اپ گریڈ ہو سکتا ہے۔

سرگودھا۔گورنمنٹ گرلز مڈل سکول طارق آباد کی اپ گریڈیشن کا معاملہ

216: محترمہ طیبہ ضمیر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا حکومت گورنمنٹ گرلز مڈل سکول طارق آباد سرگودھا کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

ضلعی حکومتوں کے پاس محدود وسائل ہونے کی وجہ سے کئی سالوں سے ان کے پاس ڈویلپمنٹ فنڈز نہ ہیں۔ سکولوں کی اپ گریڈیشن اور missing facilities کے لئے صوبائی حکومت ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت فنڈز فراہم کرتی ہے۔سال 2008-09 میں اس مد میں ہر حلقہ کے ایم پی اے کو 40 ملین روپے اور 2009-10 میں 25 ملین روپے مہیا کئے گئے۔اس سال 2010-11 میں ہر حلقہ کے ایم پی اے کو 18 ملین روپے مہیا کئے گئے ہیں۔ ہزاروں سکول ایسے ہیں جو اپ گریڈ ہو سکتے ہیں لیکن محدود وسائل کی وجہ سے تمام سکولوں کو بتدریج اپ گریڈ کیا جا رہا ہے۔اگر متعلقہ ایم پی اے صاحب اپنے فنڈز سے پیسے دے دیں تو یہ سکول بھی اپ گریڈ کیا جا سکتا ہے۔ معزز ایم پی اے صاحبان کو اپ گریڈیشن کے لئے ہی 18 ملین روپے دیئے گئے ہیں۔

ضلع سیالکوٹ، گورنمنٹ پرائمری سکول گلوٹیاں کلاں کی تفصیلات

240: جناب یحییٰ گل نواز: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گلوٹیاں کلاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں طالبات کی تعداد 655 ہے؟

(ب) اس سکول کی اپ گریڈیشن کب ہوئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کی اپ گریڈیشن کی منظوری کے باوجود یہاں پر کلاسز کا اجراء و بلڈنگ کی تعمیر ابھی تک نہ ہو سکی، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گلوٹیاں کلاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ طالبات کی تعداد 567 ہے۔

(ب) اس سکول کی اپ گریڈیشن کی منظوری ابھی تک نہیں ہوئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔اس سکول کی اپ گریڈیشن کی منظوری ہی نہ ہوئی ہے اس لئے اپ گریڈیشن کی بلڈنگ کی تعمیر نہ ہوئی ہے اور کلاسز کا اجرا ابھی نہ ہوا ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ انتہائی اہم معاملے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ سرگودھا میں اس وقت کروڑوں روپے سالانہ آمدن پنجاب حکومت کو محکمہ مائنز اینڈ منرل کی مد سے ہو رہی ہے۔ 2005 میں انہوں نے مائنز اینڈ منرل سرگودھا کی سالانہ آمدن سے چند سڑکیں تعمیر کی ہیں لیکن اس وقت ان سڑکوں کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے اور وہاں آئے روز حادثات ہو رہے ہیں، مزدوروں کو بہت تکلیف ہے اور وہاں کے کاروباری لوگوں کو بے حد تکلیف ہے۔ میں سیکرٹری مائنز اینڈ منرل کو ملا تو انہوں نے کہا کہ میرا بجٹ curtail کر لیا گیا ہے اس لئے آپ چیئرمین پی اینڈ ڈی یا وزیراعلیٰ صاحب سے رابطہ کریں۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین مہر اشتیاق احمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، رانا صاحب اپنی بات جاری رکھیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! وہ میرا حلقہ ہے جہاں پر کاروباری حضرات کو بے حد پریشانی ہو رہی ہے اور constructions کا تمام material سلانوالی ضلع سرگودھا سے پورے پنجاب کو supply ہوتا ہے۔ ان سڑکوں کی حالت زار کو دیکھتے ہوئے پنجاب حکومت کو چاہئے کہ وہ فوری طور پر اقدامات کرے اور اگر ان کی فوری مرمت ہو جائے تو کروڑوں روپے کے نقصان سے بچا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ اس کرسی پر تشریف لائے۔ میں بڑی اہم بات کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آج

قومی اخبار "نوائے وقت" میں خبر لگی ہے کہ "سستی روٹی سکیم subsidy claims کی clearance نہ ملنے سے پنجاب حکومت کو 3۔ارب 64 کروڑ روپے کا نقصان۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں اور اگر وزراء بھی ایسے ہی کریں گے تو ایوان کیسے چلے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ اخباری خبر کا تراشہ ان کے پاس ہے جسے لے کر خود ہی بات کریں گے لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ ایک اخبار کی خبر لیں جس پر اپنی تمہید باندھیں اور پھر بات ختم کر دیں۔ ان کے پاس جو بھی خبر ہے اس کی بنیاد پر تحریک التوائے کار لائیں اور میں متعلقہ محکمہ سے جواب لوں گا۔ اس کے بعد یہ اپنی تحریک پڑھیں میں اس کا جواب دوں گا۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے اور اس طرح سے point scoring کرنا مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: بسراء صاحب! تشریف رکھیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر نہیں ہو سکتی۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! ایک قومی اخبار میں خبر آئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: بسراء صاحب! آپ تحریری طور پر کچھ لے کر آئیں اس طرح سے بات نہیں ہو گی۔ آپ تشریف رکھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! یہ کہتے ہیں کہ محکمہ خزانہ پنجاب کی جانب سے 2009-10 سستی روٹی سکیم کی 24۔ارب روپے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"رینٹل پاور، سٹیل مل، گیس چوری" کی بات کرو کی آوازیں)
(شور و غل)

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب چیئرمین: بسراء صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر نہیں ہو سکتی اس لئے آپ تشریف رکھیں اور اسے تحریری طور پر لائیں۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محترمہ شمسہ گوہر

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ درخواست محترمہ شمسہ گوہر ایم پی اے کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"I am out of country to meet my family members keeping in view of above, kindly grant me leave with effect from 22nd July 2011 up to completion of the current Session."

جناب چیئرمین: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں فدا حسین

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست میاں فدا حسین صاحب ایم پی اے کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

"گزارش ہے کہ درخواست گزار عمرہ کی سعادت کے لئے جا رہے ہیں اس لئے مورخہ 11۔اگست 20011 کے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتا لہذا میری رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب چیئرمین: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

الحاج محمد الیاس چنیوٹی

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب ایم پی اے کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ میں مورخہ 11۔اگست 2011 کو کراچی سے الریاض مکہ روانہ ہو رہا ہوں تاکہ رمضان المبارک کے مہینے میں عمرہ ادا کر سکوں۔ اسی دوران اگر اسمبلی کا اجلاس آ جائے تو میری چھٹی منظور فرمائی جائے۔ میری واپسی مورخہ 5۔ستمبر 2011 کو ہو گی۔"انشاء اللہ

جناب چیئرمین: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

شمسہ گوہر

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ شمسہ گوہر ایم پی اے کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Kindly grant me leave from the current Session commencing today that is 11 August 2011 till completion."

جناب چیئرمین: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب نشاط احمد خان ڈاہا

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست ایم پی اے نشاط احمد خان ڈاہا ایم پی اے کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مؤدبانہ گزارش ہے کہ میں اپنی بھتیجی کی شادی میں مصروف تھا جس کی وجہ سے مورخہ 11-07-22 کے اجلاس میں شرکت نہ کر سکا۔ آپ سے التماس ہے کہ میری اس روز کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب چیئرمین: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد یعقوب سیٹھی

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب محمد یعقوب سیٹھی ایم پی اے کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"میں فرانس اور برطانیہ کے نجی دورے پر جارہاہوں جس کی وجہ سے 12۔ستمبر 2011 سے اجلاس کے بقیہ ایام میں شرکت نہیں کر سکتا۔ براہ کرم رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب چیئرمین: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

حاجی محمد نعیم صفدر انصاری

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست حاجی محمد نعیم صفدر انصاری ایم کی اے کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"میں فرانس اور برطانیہ کے نجی دورے پر جا رہا ہوں جس بناء پر مورخہ 11۔ستمبر 2011 کے اجلاس کی کارروائی میں شرکت نہیں کر سکتا لہذا مورخہ 12۔ستمبر تا اختتام اجلاس رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب چیئرمین: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: بسراء صاحب! میں گزارش کروں گا کہ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے، کیا آپ تقریر کرنا چاہتے ہیں؟ (شور وغل)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): آپ پارٹی نہ بنیں بلکہ اس کرسی کے تقدس کا خیال کریں۔۔

جناب چیئرمین: بسراء صاحب! تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! آج ریلوے بند ہو چکی ہے، عوام کو سفری سہولتیں میسر نہیں ہیں یہ اس کا جواب دیں۔ آج

لاہور میں ٹرینیں بند ہو چکی ہیں اور ٹرینیں نہیں چل رہی ہیں یہ اس کا جواب دیں۔آج پنجاب میں گیس کی بندش ہے یہ اس کا جواب دیں۔۔۔(شور وغل)

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔یہ تحریک محترمہ زوبیہ رباب ملک کی ہے اس کا نمبر 1400/11 ہے اور یہ move ہو چکی ہے۔(شور وغل)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین!آپ اس وقت چیئرمین نہیں ہیں بلکہ آپ پارٹی بنے ہوئے ہیں کیونکہ آپ مجھے بات نہیں کرنے دے رہے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: بسراء صاحب!آپ تشریف رکھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): میں کیوں تشریف رکھوں؟ یہ چور اور ڈاکو اس وقت میرے ہاتھ میں ہیں۔یہ نوائے وقت کی خبر ہے سستی روٹی پر اربوں روپے کا گھپلا ہوا ہے۔۔

جناب چیئرمین: بسراء صاحب!پلیز!تشریف رکھیں اور ماحول خراب نہ کریں۔(شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار اور معزز ممبران حزب اختلاف
اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب چیئرمین!بسراء صاحب جو الفاظ استعمال کر رہے ہیں ان کو حذف کیا جائے اور ان کو تنبیہہ کی جائے کہ ایسی بات نہ کی جائے جس سے ماحول خراب ہو یہ اچھی بات نہیں ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین!آپ میری بات سنیں، اگر آپ میری بات نہیں سنیں گے تو اس طرح آپ اس کرسی کی توہین کر رہے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: میں آپ کو ٹائم نہیں دے رہا ہوں، آپ کی بات سن لی گئی ہے۔(شور وغل)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): کب سنی ہے میری بات؟

جناب چیئرمین: سن لی ہے، اب کارروائی چلنے دیں۔جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ میر: جناب چیئرمین!آپ آج یہاں بیٹھے ہیں ہمیں بہت خوشی ہے کہ آپ پہلی دفعہ یہاں بیٹھے ہیں۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، میں پہلے بھی دو تین دفعہ بیٹھ چکا ہوں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب چیئرمین! میں سمجھتی ہوں کہ آپ چیئرمین ہیں اور یہ ہمارے لئے اعزاز کی بات ہے لیکن یہاں پر آپ کو بھی ریفری بنا دیا گیا ہے یہ ہمارے لئے قابل شرم بات ہے۔ اگر آپ نے criticism کرنا ہے تو relevant کریں irrelevant نہ کریں جس سے عوام کی بہتری نہ ہو۔ میں ایک بات یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ایک دوسرے کی لیڈرشپ پر الزام نہ لگایا جائے۔ 2009-10 میں 3۔ارب روپیہ دانش سکولوں کو دیا گیا، راحیلہ خادم حسین پھر کیوں سوال کرتی ہیں کہ سکولوں کے shelter نہیں ہیں؟ گورنمنٹ کے سکولوں کو بہتر نہیں کیا اور آپ دانش سکول بنا رہے ہیں، پہلے سرکاری سکولوں کو تو ٹھیک کریں۔۔۔

جناب چیئرمین: بسراء صاحب! تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب چیئرمین! میں آپ کی خدمت میں اور آپ کی وساطت سے۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب چیئرمین! لاء منسٹر کیوں بول رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): میں نے تو ابھی بات ہی کوئی نہیں کی ہے۔ آپ اس آدمی کا رویہ دیکھیں کہ یہ آدمی کس حد تک جا رہا ہے اور آپ اس کی حرکتیں دیکھیں کہ میں نے ابھی بات نہیں کی وہ پہلے ہی بات کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میری آپ سے اور آپ کی وساطت سے اپوزیشن کے ممبران سے گزارش ہے کہ آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے۔ آج ممبران کی انتہائی اہمیت کی حامل تحاریک التوائے کار اور قراردادوں نے take up ہونا ہے۔ بسراء صاحب اس بزنس کو take up ہونے دیں۔ رہی بات سستی روٹی کی تو میں ان سے کہتا ہوں کہ یہ کبھی 40۔ارب روپے، کبھی 35۔ارب روپے اور کبھی 3۔ارب روپے کی بات کر رہے ہیں۔ یہ in writing تحریک التوائے کار لے کر آئیں میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): بسراء صاحب! اپنی زبان کو لگام دو، اپنی زبان کو لگام دو، اپنی زبان کو لگام دو۔ بدتمیز آدمی!۔۔ (شور وغل)

جناب چیئر مین! میں آپ کو یہ اختیار دیتا ہوں کہ آپ ان سے بات کر کے سستی روٹی پر ایک دن مقرر کر لیں۔ یہ بھی سارا ریکارڈ لے آئیں اور میں بھی ریکارڈ لے آؤں گا۔ ایک پورا دن یہ سستی روٹی پر بحث کریں اور ثابت کریں لیکن کوئی طریق کار ہونا چاہئے۔ یہ تحریری طور پر لے آئیں میں ایک دن مقرر کرنے کے لئے تیار ہوں اور یہ پورا دن سستی روٹی پر بات کر لیں۔

جناب چیئر مین: بسراء صاحب! آپ تحریک لے آئیں پھر اس پر بات ہو جائے گی۔ لاء منسٹر نے کہا ہے کہ ایک دن اس پر بحث کے لئے رکھ لیتے ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ کون سا دن رکھیں؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب چیئر مین! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس منصب پر فائز کیا ہے۔ آپ بطور سپیکر اس کرسی پر بیٹھے ہیں، اس کی بڑی روایات ہیں۔ آپ یہاں بیٹھ کر ایک لاء منسٹر کی ڈکٹیشن پر نہیں چل سکتے۔ آپ میری گزارش سنیں، میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب چیئر مین: آپ تشریف رکھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب چیئر مین! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب چیئر مین: میں نے آپ کو پوائنٹ آف آرڈر نہیں دیا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): کیوں نہیں دیا، آپ ان کو دیتے ہیں مگر ہمیں پوائنٹ آف آرڈر کیوں نہیں دیتے؟

جناب چیئر مین: پھر آپ بھاگ کیوں رہے ہیں؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): میں بھاگ نہیں رہا ہوں بلکہ میں نوائے وقت اخبار کی خبر سنا رہا ہوں۔ آپ مجھے پڑھ لینے دیں میں بیٹھ جاؤں گا۔

جناب چیئر مین: وہ ہم نے پڑھ لی ہے۔ اس پر ایک دن رکھ لیتے ہیں، آپ کوئی دن بتائیں؟ (شور وغل)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب چیئر مین! پھر ہم ایسے ہاؤس نہیں چلنے دیں گے۔ آپ اُن کو تو بات کرنے دے رہے ہیں اور ہمارا پوائنٹ آف آرڈر بھی نہیں لیتے۔

جناب چیئر مین: آپ بات کریں۔ لاء منسٹر صاحب تو کہہ رہے ہیں کہ اس پر ایک دن رکھ لیتے ہیں۔ (شور وغل)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب چیئر مین! لیڈر آف دی اپوزیشن تشریف لے آئے ہیں اس معزز ایوان میں اخبار کی خبر پڑھنے کی تو کوئی روایت نہیں ہے اس طرح سے خبریں تو بعض اوقات ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اگر ممبران لے آئیں گے اور یہاں پر پڑھنا چاہیں گے تو ماحول درست رہے گا اور نہ ہی Rules اس کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ خبر جو بھی ہے اس خبر پر تحریک التوائے کار بنا کر لے آئیں کیونکہ اس وقت قائد حزب اختلاف بیٹھے ہیں اسے out of turn لے لیں ۔ میں اس کا جواب ڈیپارٹمنٹ سے لے لیتا ہوں اور اگر یہ سستی روٹی میں ہونے والی کرپشن پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو میں ایک دن مختص کرنے کے لئے تیار ہوں یہ allegation لے کر آئیں اس کا جواب دوں گا لیکن کوئی طریق کار ہونا چاہئے (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب چیئر مین! لاء منسٹر صاحب نے جو بات کہی ہے وہ درست ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ سستی روٹی میں بہت بڑا گھپلا ہوا ہے ایک اخبار کی خبر آئی تو یہ بھاگ کر سپریم کورٹ چلے گئے (قطع کلامیاں)

راناثناء اللہ صاحب نے بات کی ہے تو ہم نے بڑے تحمل سے سنی ہے

جناب چیئر مین: جی! مہربانی کر کے راجہ صاحب کی بات سن لیں۔ جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب چیئر مین! ایک اخبار کی خبر آتی ہے تو یہ شور مچانا شروع کر دیتے ہیں کہ زرداری صاحب نے اب واپس نہیں آنا، ایک اخبار کی خبر آتی ہے تو یہ یہاں پر آکر وفاقی حکومت پر کرپشن کے لمبے چوڑے الزام لگانا شروع کر دیتے ہیں تو ہم نے کبھی اعتراض نہیں کیا لیکن اگر راناثناء اللہ صاحب نے اس طرح ہاؤس کو چلانا ہے تو ہم welcome کرتے ہیں اور میں شوکت محمود بسراء صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس پر تحریک التوائے کار لے آئیں اور ہم اس کو اس کے تحت discuss کریں گے۔

جناب چیئر مین: بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب چیئر مین! میں ایک بات اور عرض کر دوں کہ میں آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب سے بھی کہوں گا کہ ان کی کچھ خواتین بغیر کسی وجہ کے اور سوچے سمجھے بغیر بولنا شروع کر دیتی ہیں۔ اگر اس طرح انہوں نے ہاؤس چلایا تو پھر یہاں پر چیف منسٹر صاحب نے بھی

آنا ہے اور رانا ثناء اللہ نے بھی بات کرنی ہے اگر ان کی زبان بہت لمبی ہے یا ان کے ذاتی کام جو یہ کہتی ہیں ہم نہیں کر سکتے تو پھر یہ اس طرح کا شور مچانا شروع کر دیتی ہیں۔ آئندہ اگر اس طرح ہوا تو ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے۔

جناب چیئرمین: اب تحریک التوائے کار محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1415 چودھری ظہیر الدین اور محترمہ آمنہ الفت صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ یہ pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1449 محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے اور تحریک التوائے کار move بھی ہو چکی ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب چیئرمین! پڑھی جا چکی ہے اور اس کا جواب آنا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، رانا صاحب!

چیچہ وطنی میں جعلی فیس کریم بنانے والی فیکٹری میں زہریلے کیمیکل کی وجہ سے 50 سے زائد خواتین ورکرز بے ہوش

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 1449 کا جواب ڈیپارٹمنٹ نے اس طرح سے دیا ہے کہ ڈسٹرکٹ آفیسر ماحولیات ضلع ساہیوال سے ملنے والی رپورٹ کے مطابق مورخہ 13-09-2011 کو Shaheen Cosmetic Company چیچہ وطنی ساہیوال میں کچھ خواتین ورکرز کی طبیعت بوجہ گھٹن و حبس خراب ہو گئی تھی اور مبینہ طور پر کچھ خواتین ورکرز بے ہوش بھی ہوئیں تھیں جن کو بروقت ابتدائی طبی امداد پہنچائی گئی اور وہ ٹھیک ہو گئیں۔ رپورٹ مذکورہ کے مطابق بوقت معینہ کسی زہریلی گیس یا کیمیائی مادہ کے اخراج کے شعاع نہ پائے گئے۔ شمعون نامی شخص کی فیکٹری Shaheen Cosmetic Company جو کہ گلی نمبر 18 حیات آباد چیچہ وطنی ضلع ساہیوال میں واقع ہے، فیو فریش کے نام سے چہرے پر لگانے والی کریم بناتی ہے دریافت پر شمعون نے بتایا کہ اس کے پاس 150 کے قریب خواتین ورکرز کام کرتی ہیں اور مبینہ واقعے والے دن لوڈشیڈنگ کے دوران بجلی کا جنریٹر خراب ہونے کی وجہ سے کچھ خواتین واقعی نیم بے ہوش ہو گئی تھیں جو بعد ازاں طبی امداد ملنے پر ٹھیک ہو گئیں۔ ڈسٹرکٹ آفیسر ماحولیات ساہیوال نے مذکورہ فیکٹری کے خلاف پاکستان

ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے اسے 14-09-2011 کو ضروری ہدایات جاری کیں اس کی کاپی ساتھ لف ہے اور ڈیپارٹمنٹ کو یہ کہا گیا ہے کہ اس سلسلے میں پوری طرح سے تحقیق کرے تاکہ اس قسم کا واقعہ دوبارہ رونما نہ ہو۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ press نہیں کر رہیں لہذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1454 محترمہ سیمل کامران صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، یہ تحریک التوائے کار چونکہ move ہو چکی ہے لہذا pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1467 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ سیمل کامران صاحبہ کی طرف سے ہے اور move بھی ہو چکی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں یہ تحریک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1494 بھی محترمہ سیمل کامران صاحبہ، چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ قمر عامر چودھری کی طرف سے move ہو چکی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 1522 ہے اور request آئی ہے کہ اس کو pending کیا جائے، یہ move بھی ہو چکی ہے لہذا یہ pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1523 بھی ان کی طرف سے ہے یہ بھی pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1730 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے اور یہ move بھی ہو چکی ہے اس کا جواب آنا ہے۔ جی، رانا صاحب!

موٹر وہیکل ایگزامینر کی بددیانتی اور غفلت کی وجہ سے فیصل آباد سکول کے بچے کلر کہار پکنک سے واپسی پر موت کا شکار

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 1730 کا جواب پڑھ دیتا ہوں۔ یہ کلر کہار میں فیصل آباد کے سکول کا واقعہ ہوا تھا یہ اس سے متعلق رپورٹ ہے۔ اس افسوسناک حادثہ کی تفصیلی تحقیقات وزیر اعلیٰ انسپکشن ٹیم اور سیکرٹری DRTA چکوال نے کی ہے کہ بس کی seating capacity 57 تھی جبکہ اس میں 108 افراد سوار تھے جس میں 101 طالب علم، پانچ سکول سٹاف، ایک ڈرائیور اور ایک کنڈیکٹر سوار کئے گئے تھے تحقیقات کے مطابق ڈرائیور نے اترائی کے وقت تیل بچانے کے لئے گاڑی بند رکھی تھی اور اس دوران گاڑی کو قابو نہ رکھ سکا جس سے یہ حادثہ ہوا۔ گاڑی میں کوئی فنی خرابی نہ تھی بلکہ سکول انتظامیہ جس نے بجائے دو بسوں کے ایک بس کرایہ پر لی اور

ڈرائیور جس نے گاڑی overload کی اس وجہ سے حادثہ پیش آیا۔ تمام موٹر وہیکل examiner متعلقہ قوانین موٹر وہیکل رولز 1969 اور 1965 کے تحت گاڑیاں چیک کر کے ان کو Fitness Certificate جاری کرتے ہیں۔ حکومت پنجاب گاڑیوں کی چیکنگ کے نظام کو سائنسی بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے ایک منصوبہ پر کام کر رہی ہے جس سے نظام میں مزید بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر! اس میں بڑی thorough inquiry ہوئی ہے اور اس انکوائری رپورٹ پر چیف منسٹر صاحب نے ذاتی طور پر کچھ فیصلے کئے ہیں۔ یہ اس لئے میرے علم میں ہے کہ یہ فیصل آباد کا واقعہ ہے باقاعدہ انٹی کرپشن ایکٹ کے تحت ان تمام لوگوں کے خلاف جن کا اس میں تھوڑا بہت جو بھی قصور چاہے زیادہ یا کم پایا گیا ہے تو ان کے خلاف مقدمات درج ہوئے ہیں اور ان میں کچھ لوگوں کو گرفتار بھی کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! Not pressed.

جناب چیئرمین: جی، press نہیں کرنا چاہتے لہذا تحریک التوائے کار نمبر 1730، dispose of کی جاتی ہے۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 1738 محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کی طرف سے move بھی ہو چکی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1761 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب اور محترمہ سیمل کامران صاحبہ کی طرف سے ہے move بھی ہو چکی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: تحریک التوائے کار نمبر 1/176 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب اور محترمہ سیمل کامران صاحبہ کی طرف سے ہے۔ ان کی تحریک التوائے کار move ہو چکی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! مفاد عامہ سے متعلق چار پانچ قرار دادیں ہیں جو انتہائی اہمیت کی حامل ہیں ان کو آپ take up کر لیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر جو معزز ممبران بات کرنا چاہیں ان کو بعد میں ٹائم دے دیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! میں نے بھی ان Resolutions کے مسئلے پر بات کرنی ہے۔ مجھے اس کے لئے دو منٹ دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں نے ایک Resolution پاس کرنے کے لئے request کی تھی اور اسمبلی سیکرٹریٹ سے کہا تھا کہ بھارت کو most favourite nation قرار دینے پر میں Resolution لانا چاہتا ہوں۔ میں نے اس سلسلے میں لکھ کر بھی دیا تھا۔ میں نے اس کو repeat بھی کیا کیونکہ وہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے۔ صرف پچھلے چند مہینوں میں سوا ارب ڈالر کا پاکستان میں deficit آیا۔ جو مافیا روزانہ ہمیں ہندوستان سے دوستی کا درس دیتا ہے وہ وینا ملک کے کیس کے اندر بھی، جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب چیئرمین! جو میڈیا اور مافیا ہمیں درس دیتا ہے کہ ہندوستان سے دوستی کر لی جائے۔ ہندوستان ہمارا پانی ہمیں دینا چاہتا ہے اور نہ ہی وہ ہماری انڈسٹری چلنے دے گا۔ سوا ارب ڈالر کا ان چند مہینوں میں deficit ہوا ہے اگر ثابت نہ کر دوں تو خدا جانتا ہے کہ resign کر دوں گا۔ یہ لوگ 1646 items ان سے import کر رہے ہیں اور وہ ہماری 823 items import ہی نہیں ہونے دیتا۔ وینا ملک جیسی بدعورت کے متعلق سعادت حسن منٹو نے یہ کہا تھا کہ طوائف کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ روزانہ وہ وہاں سے بیان دیتی ہے اور ہماری فوج کو بھی بدنام کرتی ہے، بازو پر آئی ایس آئی لکھتی ہے، منہ میں grenade دکھاتی ہے اور ہم اتنے بے حس ہیں کہ ہم اس کی خبریں پڑھتے ہیں I am sorry کہ وہ اپنا چینل چلانے کے لئے اس کی تصویریں دکھاتے ہیں اور ہندوستان کی دوستی کا بھرم بھرتے ہیں، شرم کا مقام ہے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ most favourite nation والا Resolution اس ایوان میں لایا جائے۔ اس House میں کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو اس کی favour نہیں کرے گا۔ یہ ایک انتہائی اہم Resolution ہے۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں سمجھتا ہوں کہ شیخ علاؤالدین صاحب کا مؤقف اپنی جگہ پر لیکن میں یہ گزارش کروں گا کہ وینا ملک ہماری ہم وطن ہیں۔۔۔

شیخ علاؤالدین: آپ کی ہم وطن ہوں گی ہماری نہیں ہے۔ جناب چیئرمین یہ ان کی ہم وطن ہوں گی اس نے رات کو یہ بیان دیا ہے اور میں نے خود اس کو کہتے ہوئے دیکھا ہے کہ میرے بھارت میں بہت خیال کرنے والے ہیں، "دفع ہو ادھر رہ"۔ ہماری فوج کو بدنام کر رہی ہے اس ملک کو بدنام کر رہی ہے۔ میں نے کہا ہے کہ سعادت حسن منٹو نے کہا تھا کہ طوائف کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔

جناب پرویز رفیق: جناب والا! یہ پہلی دفعہ میں نے افسوس سے سنا ہے کہ کسی ملک سے دوستی رکھ کر ہم نقصان میں جا رہے ہیں۔ دیکھیں انڈیا ہمارا ہمسایہ ملک ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس سے دوستانہ تعلقات رکھ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب والا! میری یہ گزارش ہوگی کہ اگر یہ Resolution لے لی جائیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ دس منٹ کی بات ہے، اس کے بعد پھر آپ جو مرضی بات کر لیں۔

جناب پرویز رفیق: جناب والا! میری یہ گزارش ہے کہ اس طرح foreign affairs پر جناب شیخ صاحب جس قسم کے remarks دے رہے ہیں مناسب نہیں ہے۔ میں وینا ملک کی کردار کشی نہیں کر سکتا لیکن کوئی باشعور آدمی اس چیز سے منکر نہیں ہو سکتا کہ وہ اس وطن کی بیٹی نہیں ہے۔ اب اس کا عمل کیا ہے؟ یہ بعد میں تفتیش میں پتا چلے گا لیکن شیخ صاحب کا کوئی right نہیں کہ یہ اس سے اس کی شہریت چھین لیں۔ کون اس سے اس کی شہریت چھین سکتا ہے؟ وہ اس ملک کی بیٹی ہے۔ اس کو یہاں پر جو بد کہا گیا ہے میں اس کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ

میاں طارق محمود: جناب والا! میں نے پہلے بھی یہ request کی تھی کہ میری ایک تحریک التوائے کار ہے جو کہ بڑی ضروری ہے اسے out of turn take up کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب! I am very sorry اس کا تو وقت اب ختم ہو گیا۔

میاں طارق محمود: آپ نے مجھے کہا تھا کہ میں آپ کو وقت دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: لیکن اب تحاریک التوائے کار کا وقت ہی ختم ہو گیا ہے۔ اب تو ہم نے قراردادیں لینی ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب والا! پھر کل آپ اس پر مہربانی فرما دیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں اور مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد جناب اعجاز احمد خان صاحب کی طرف سے ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

میاں طارق محمود: جناب والا! مہربانی فرما کر میری تحریک التوائے کار کو کل take up کر لیا جائے۔ یہ بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں۔ کل سپیکر صاحب سے گزارش کریں گے۔

لاہور شہر میں پٹرول پمپس پر کم پیمانہ اور ملاوٹ شدہ تیل کی فروخت

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں مفاد عامہ کی یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ لاہور شہر میں واقع پٹرول پمپس پر کم پیمانہ اور ملاوٹ شدہ تیل کی فروخت کی بڑھتی ہوئی شکایات کے ازالے کا فوری اہتمام کیا جائے۔"

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! میں اس قرارداد کی مخالفت کرتی ہوں اس لئے کہ ٹاسک فورس آپ کے پاس ہے، پولیس بھی آپ کی ہے اور پرائس کنٹرول کمیٹیاں بھی آپ کی ہیں پھر بھی آپ Resolution لا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ مجھے پہلے قرارداد کو پڑھنے تو دیں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ لاہور شہر میں واقع پٹرول پمپس پر کم پیمانہ اور ملاوٹ شدہ تیل کی فروخت کی بڑھتی ہوئی شکایات کے ازالے کا فوری اہتمام کیا جائے۔"

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! میں اس قرارداد کی مخالفت کرتی ہوں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ آپ کی صوبائی حکومت ہے اس پر کنٹرول کیا جائے کیونکہ آپ کے پاس پولیس فورس ہے، ٹاسک فورس موجود

ہے پھر اس قرارداد کو لانے کا کیا مقصد ہے، اس کی ضرورت کیا ہے؟ آپ بڑھتی ہوئی قیمتوں پر کنٹرول ہی نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین: آپ کی بات ریکارڈ پر آ گئی ہے ویسے آپ بات نہیں کر سکتیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! آپ خود سوچیں کہ اگر اس قسم کی Resolutions لائیں گے اور لاہور شہر کے لئے اس قسم کی Resolutions پاس کی جائیں گی تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کی bad governance ہے آپ کی good governance fail ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی): جناب والا! اگر اجازت ہو تو تھوڑی سی گزارش کر لوں؟

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی): میرے بھائی نے بات ٹھیک کی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ معاشرے میں اس قسم کے معاملات ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب میں اس قسم کے معاملات کم ہیں دوسرے صوبوں میں اس سے بھی زیادہ ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہمارا محکمہ شروع سے ہی اس کی چیکنگ کرتا ہے اس کام کے لئے افسران بھی مقرر ہیں لیکن اس کے باوجود میرے قائد میاں محمد شہباز شریف کی خصوصی ہدایت پر دو ماہ سے ایک انتہائی مہم چلائی ہوئی ہے جس کا ہم electronic اور print media پر بھی اظہار کرتے ہیں۔ اب میں آپ کو اس کی تفصیل بتاتا ہوں کہ نومبر، دسمبر 2011 میں 319 پٹرول پمپس کی nozzles کا معائنہ کیا گیا جس میں سے 133 nozzles مذکورہ بالا قانون کی خلاف ورزی پر سر بمہر کی گئیں۔ ان پٹرول پمپس کو بند کر دیا گیا ہے اور مجاز عدالتوں نے مبلغ 5 لاکھ 57 ہزار روپے جرمانہ بھی عائد کیا۔ اس کے علاوہ بھی ہم checking کے لئے مزید efforts کر رہے ہیں اور چودھری اعجاز صاحب اگر اپنا کوئی نمائندہ مقرر کر دیں تو اس ٹیم میں ہم ان کو بھی شامل کر لیں گے اور جہاں تک measurement کا معاملہ ہے اس میں پہلے سے بہتری آئی ہے اور ایسے واقعات میں کمی واقع ہوئی ہے اب اس میں مزید بہتری آ جائے گی ہم اس کے متعلق پوری کوشش کر رہے ہیں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب والا! میری بہن نے جو یہ بات اپوزیشن بنچ سے کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو غیر ضروری طور پر politicize کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ مفاد عامہ کی قرار دادیں ہیں ان کو صرف اور صرف عوام کے مفاد کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے اور اس پر کبھی بھی opposition point scoring نہیں کرتی۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب والا! ان کو آئینہ جو دکھایا ہے تو برا مان گئے ہیں۔

جناب اعجاز احمد خان: میں اس تفصیل کے اندر بھی نہیں جانا چاہتا جو ان کی حکومت کی governance کی صورتحال ہے۔ میں اس House کی اعلیٰ روایات کو آگے بڑھانا چاہتا ہوں اور اگر انہوں نے اس طرح سے بیٹھ کر comments کرنا ہیں تو میں بالکل خاموش ہوں۔

جناب چیئرمین: گزارش یہ ہے کہ میں اور آپ ہم سب پٹرول کے صارف ہیں اور اکثر ہمیں پٹرول پمپس پر جانے کا اتفاق بھی ہوتا ہے۔ نرخ جو آسمان سے باتیں کر رہے ہیں اس سے تو قوم مکمل طور پر پہلے ہی نڈھال ہے جو کہ Regulatory Body اور فیڈرل گورنمنٹ کرتی ہے لیکن اگر پٹرول پمپس کی انتظامیہ اس میں ملاوٹ کر دے تو عوام سے یہ دہری زیادتی ہے۔ پیمانے میں بھی کمی کر دی جائے تو یہ پھر سونے پہ سہاگے والی بات ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ حکومت نے یہاں پر۔۔۔

جناب چیئرمین: خان صاحب! حکومت نے oppose تو نہیں کیا؟

جناب اعجاز احمد خان: جناب والا! اگر میں بات کر رہا ہوں تو مجھے بات کرنے دی جائے۔ جو حکومتی مؤقف آیا ہے میں ان اقدامات کو سراہتا ہوں لیکن بہت کچھ مزید کرنے کی ضرورت ہے kindly میری اس قرارداد کو carry کیا جائے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب والا! ان کو آئینہ جو دکھایا ہے تو برا مان گئے ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! ان کی اپنی حکومت ہے یہ اس کے لئے اقدامات کریں۔

وزیر مذہبی امور و اوقاف (حاجی احسان الدین قریشی): جناب سپیکر! میں ان کو ایک اور اطلاع دے رہا ہوں کہ جہاں ہم نے مہم چلائی ہے تو آپ کا یہ خادم اپنے قائد کا ورکر خود پٹرول پمپوں پر جانے لگا ہے، میں اپنی نگرانی میں اپنا سٹاف اور اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں چیک کرتا ہوں۔ میں کسی کا نام تو نہیں لیتا لیکن میں نے ان کا بھی ایک مگر مچھ پکڑ کر اس کا پٹرول پمپ seal کیا ہے اور اس پر جرمانہ ہوا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! قرارداد میں جو مسئلہ پیش کیا گیا ہے یہ صرف لاہور کا ہی نہیں بلکہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! انہوں نے oppose نہیں کیا تھا لہذا یہ بات نہیں کر سکتے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں نے oppose نہیں کیا لیکن میں اس میں ترمیم suggest کر رہا ہوں کہ اس کے اندر لاہور کی جگہ پورے پنجاب کا لفظ add کر لیں۔

جناب چیئرمین: چلیں پنجاب کا کر دیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جی، پنجاب کا لفظ add کر دیں چونکہ یہ مسئلہ صرف لاہور کے اندر نہیں بلکہ پورے پنجاب کے اندر ہے۔ بہت شکریہ

معزز ممبران: بڑا valid point ہے۔

جناب اعجاز احمد خان: مجھے کوئی اعتراض نہیں یہ صوبہ بھر میں ہونا چاہئے بلکہ پورے ملک میں ہونا چاہئے لیکن اگر صوبہ کے حوالے سے amend کیا جائے تو میں یہ قرارداد اس طرح پڑھوں گا کہ:

> "یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب میں واقع پٹرول پمپس پر کم پیمانہ اور ملاوٹ شدہ تیل کی فروخت کی بڑھتی ہوئی شکایات کے ازالے کا فوری اہتمام کیا جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب میں واقع پٹرول پمپس پر کم پیمانہ اور ملاوٹ شدہ تیل کی فروخت کی بڑھتی ہوئی شکایات کے ازالے کا فوری اہتمام کیا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اگلی قرارداد محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے، وہ اسے پیش کریں۔

بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے علیحدہ خود مختار ڈائریکٹوریٹ قائم کرنے کا مطالبہ

محترمہ نگہت ناصر شیخ: شکریہ۔جناب چیئرمین!میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے علیحدہ خود مختار ڈائریکٹوریٹ قائم کیا جائے تاکہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے عالمی معاہدہ کے مطابق صوبہ کے بچوں کو بھی سماجی، معاشی اور ثقافتی تحفظ و حقوق مل سکیں۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے علیحدہ خود مختار ڈائریکٹوریٹ قائم کیا جائے تاکہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے عالمی معاہدہ کے مطابق صوبہ کے بچوں کو بھی سماجی، معاشی اور ثقافتی تحفظ و حقوق مل سکیں۔"

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب چیئرمین!I oppose it

میاں نصیر احمد: جناب چیئرمین:.I oppose it

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب چیئرمین!اس سے پہلے کہ محرک اور جن معزز ممبران نے اس کو oppose کیا ہے وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسی مقصد کے لئے ایک خود مختار ادارہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے نام سے قائم ہے اور جنرل اسمبلی کے عالمی معاہدہ برائے حقوق اطفال کی شقوں کے مطابق یہ ادارہ بنایا گیا ہے، already یہ ادارہ موجود ہے اور وہ اس purpose کو پوری طرح سے serve کر رہا ہے اس لئے نئے ادارے یا ڈائریکٹوریٹ قائم کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے یہ مقصد already پورا ہو رہا ہے اور اسی میں بہتری ہے کہ اسے مزید مضبوط کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر!جہاں تک لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو اسی مقصد کے لئے ہے تو میں اس سلسلے میں عرض کرتی ہوں کہ چائلڈ پروٹیکشن کا جو قانون بنا ہوا ہے وہ اس

بیورو کی حد تک ہے اس کے علاوہ این جی اوز اور دیگر سرکاری ادارے جو بچوں کے حقوق اور تحفظ کے لئے کام کر رہے ہیں اس قانون کا اطلاق ان اداروں پر نہیں ہوتا چونکہ یہ صرف بیورو کی حد تک محدود ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ پاکستان نے 1990 میں اقوام متحدہ کی جنرل کونسل کی توثیق کی تھی جب ہم نے اس کی توثیق کر دی تو اس کا مطلب ہے کہ ہم اس کی تمام شقوں کو منظور کرتے ہیں۔ میں یہاں پر صرف چند آرٹیکلز کا حوالہ دوں گی جس وجہ سے میں سمجھتی ہوں کہ بچوں کے لئے ایک الگ ادارہ قائم ہونا چاہئے۔آرٹیکل نمبر 20 لاوارث بچوں کی کفالت کے متعلق ہے اس میں یقیناً چائلڈ پروٹیکشن کا قانون لاگو ہوتا ہے لیکن جیسے میں نے پہلے کہا کہ وہ صرف بیورو کی حد تک ہے اس کے علاوہ دوسرے اداروں پر ان کا اطلاق ہوتا ہے اور نہ ہی بیورو اس بات کا پابند ہے کہ وہ ان اداروں کو بھی دیکھے۔آرٹیکل 25 بھی فلاح و بہبود کے مراکز سے متعلق ہے اس میں بھی بیورو کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔بیورو فلاح و بہبود کے اداروں کو monitor نہیں کر سکتا جبکہ اقوام متحدہ میں باقاعدہ طور پر mention ہے کہ حکومت بچوں کی حفاظت، دیکھ بھال اور علاج کے لئے اداروں کی کارکردگی کا وقفے وقفے سے جائزہ لے گی اور بچوں کو ملنے والی سہولتوں کا کم از کم معیار قائم رکھا جائے گا۔ان تمام آرٹیکلز کے علاوہ جو سب سے اہم تین آرٹیکلز ہیں میں یہاں پر ان کا بھی ذکر کروں گی جس وجہ سے میں نے سمجھا کہ یقیناً بچوں کو ایسا تحفظ ملنا چاہئے آرٹیکل نمبر 32 جس سے یہاں بیٹھے تمام ممبران اتفاق کریں گے کہ یہ چائلڈ لیبر سے متعلق ہے اس میں کہا گیا ہے کہ حکومت کا یہ فرض ہو گا کہ وہ بچوں کو ایسے کاموں سے بچائے جن سے ان کی صحت، تعلیم یا جسمانی ترقی میں رکاوٹ پڑ سکتی ہو، حکومت روزگار کے لئے کام کرنے کی کم از کم عمر کی حد مقرر کرے اور ملازمت کی شرائط طے کرے۔

جناب سپیکر! آپ سب جانتے ہیں کہ ہمارے ملک میں بے تحاشا چائلڈ لیبر ہے اور ہم اس چیز سے واقف ہیں لیکن چائلڈ پروٹیکشن بیورو اس سلسلے میں کوئی کام کرتا ہے اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی قانون موجود ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ منشیات سے بچاؤ سے متعلق سب سے اہم آرٹیکل نمبر 33 ہے۔ بچوں کو منشیات سے بچایا جائے گا، انہیں نشے والی دواؤں سے محفوظ رکھتے ہوئے ایسی خطرناک دواؤں کی تیاری یا تقسیم میں کسی طرح سے بھی استعمال نہیں کیا جائے گا۔آپ دور نہ جائیں مال روڈ پر پینوراما سنٹر کے سامنے ہی آپ سب نے دیکھا ہو گا کہ بے شمار بچے Samad Bond استعمال کر رہے ہوتے ہیں اور مختلف قسم کی نشہ آور چیزیں استعمال کی جاتی ہیں خصوصاً جو انٹرنیٹ کیفے ہیں ان میں بچوں کو لایا جاتا ہے اور انہیں اپنے مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔اس میں بھی چائلڈ پروٹیکشن بیورو کوئی کردار ادا نہیں

کرتا۔اس وقت ہمارے ملک کا ایک اہم ترین مسئلہ جنسی تشدد کا ہے جس کے لئے آرٹیکل 54 ہے کہ بچوں کو ہر قسم کی بدسلوکی، زیادتی اور بے حرمتی سے بچایا جائے گا اور ہر قسم کے مکروہ کاروبار سے بھی دور رکھا جائے گا۔ میں نے یہاں پر جو مسائل بیان کئے ہیں میں نہیں سمجھتی کہ کوئی سمجھے کہ ہمارے ملک کو یہ مسائل درپیش نہیں ہیں۔بچوں کے ساتھ یہ زیادتی ہو رہی ہے ان کے حقوق کے لئے باقاعدہ کوئی ادارہ نہیں ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! یہاں پر بھی چائلڈ پروٹیکشن بیورو کوئی کردار ادا نہیں کرتا اس کے علاوہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے حوالے سے میں صرف یہ کہوں گی کہ جو لاوارث بچے سڑکوں پر ہوتے ہیں وہ ان کو وہاں سے لا کر اپنے ادارے میں تحفظ دیتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ ان بچوں کے والدین اور ورثا کو تلاش کر کے ان تک پہنچاتا ہے اور اس کی ایک حد مقرر ہے اس کے علاوہ میرے خیال میں سات آٹھ سال سے اس کے بورڈ آف گورنر کی کوئی میٹنگ نہیں ہوئی وہ بھی properly کام نہیں کر رہا۔ میں اس سلسلے میں آخری بات یہ کہوں گی کہ صوبہ سندھ اور خیبر پختونخواہ میں یہ قانون بن چکا ہے۔ صوبہ سندھ میں Sindh Child Protection Authority Act,2011 کے نام سے اور صوبہ خیبر پختونخواہ میں The Child Protection and Welfare Act,2010 کے نام سے یہ قانون بن چکا ہے۔ جب یہ دو صوبے اس حوالے سے قانون سازی کر سکتے ہیں، ایک ادارہ بنا سکتے ہیں تو پھر پنجاب میں بھی کوئی ایسا قانون ہونا چاہئے جو کہ بچوں کے حقوق کو تحفظ دے۔ بہت شکریہ

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں اس قرارداد کی تائید کرتی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ اس کے لئے اسمبلی کی ایک علیحدہ سے Standing Committee ہونی چاہئے تاکہ حکومتی سطح پر ان لاوارث بچوں کے لئے مزید کام ہو سکے۔ محترمہ نے اس قرارداد میں جو باتیں بیان کی ہیں میں ان کی مکمل تائید کرتی ہوں کیونکہ Child Protection Bureau as such کوئی result نہیں دے سکا۔ اس نے کوئی result deliver نہیں کیا۔ میں یہ کہوں گی کہ اس حوالے سے legislation کرنے کی ضرورت ہے لہذا اس قرارداد کو carry کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، فائزہ ملک صاحبہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ میری بہن نے جو قرارداد move کی ہے اس کے پیچھے ان کی سوچ اور مقصد بہت اچھا ہے لیکن جس طرح وزیر قانون صاحب نے بیان کیا ہے کہ Child Protection Bureau کے ہوتے ہوئے اس قرارداد کو ایوان میں لانے کی کوئی منطق نہیں بنتی۔ میری گزارش ہے کہ نگہت ناصر صاحبہ نے جو باتیں ابھی اپنی قرارداد کے حق میں کہی ہیں ان کو اسمبلی کی کمیٹی میں زیر بحث لایا جائے کیونکہ Child Protection Bureau کے Rules میں amendment کر کے ہم ان چیزوں کو اس میں شامل کر سکتے ہیں۔ مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اتنا بڑا ادارہ موجود ہونے کے بعد بھی اگر صوبہ پنجاب کے بچوں کا تحفظ خطرے میں ہے تو پھر اس Bureau پر حکومت جو لاکھوں، کروڑوں روپے invest کر رہی ہے اس کا جواب کون دے گا؟

جناب سپیکر: جی، میاں نصیر صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ معزز ممبر نگہت ناصر شیخ صاحبہ نے جن تحفظات کا یہاں پر اظہار کیا ہے اس پر ایوان میں بیٹھے ہوئے کسی ممبر کو اعتراض نہیں ہے اور بچوں کے حقوق کے حوالے سے انہوں نے جو باتیں کی ہیں ان سے تمام لوگ متفق ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب ایک نئے ادارہ کے قیام کے حوالے سے بات کی جاتی ہے تو پھر حکومت کے وسائل کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ ایک نیا ادارہ بنانے کے لئے جو اضافی معاشی بوجھ حکومت پر پڑے گا اس کو مدنظر رکھتے ہوئے شاید اس قرارداد پر عملدرآمد نہ ہو سکے۔ ان معاملات کو deal کرنے کے لئے چونکہ already ایک ادارہ موجود ہے تو اس کے Act or Rules میں ترمیم کے حوالے سے بات کرنی چاہئے۔ انہوں نے اقوام متحدہ کے جن Articles کے حوالے دیئے ہیں وہ بالکل درست ہیں۔ اگر اس ادارے کے طریق کار میں کوئی کمی یا کوتاہی موجود ہے تو ہمیں اس کو دُور کرنے کے لئے بحث کرنی چاہئے نہ کہ ایک نیا ادارہ بنانے کی طرف ہمیں جانا چاہئے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی قرارداد بہت ہی اچھی اور قابل تحسین ہے اور کوئی بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی اس قرارداد کے 1990 کے signatory ہیں تو کل یہ سوال ہو گا کہ اس پر عملدرآمد کے لئے آج ہمیں کیوں خیال آیا ہے؟ میری دانست میں اس پر پہلے ہی عملدرآمد ہو رہا ہے اور Child Protection Bureau اسی مقصد کے لئے بنا ہے۔ ہاں اگر یہ قرارداد لائی جائے کہ اس ادارے کی کارکردگی ٹھیک نہیں ہے تو پھر ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں لیکن اس کی جگہ ایک نیا ادارہ بنانا مناسب نہیں

ہے۔اس طرح تو پھر کل یہ ہوگا کہ جس ادارے کی کارکردگی خراب ہوگی تو اس کے لئے ایک نیا ادارہ بنانے کا کہا جائے گا۔کیوں نہ جو ایک ادارہ already exist کر رہا ہے اس کی کارکردگی کو زیر بحث لایا جائے اور اس کو ٹھیک کیا جائے۔حکومت کی طرف سے تو صوبائی محتسب کے دفتر میں بچوں کی شکایات کے حوالے سے ایک علیحدہ cell قائم کر دیا گیا ہے لیکن اس کی کارکردگی اور effectiveness کیا ہے اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!اس قرارداد کی رُو سے تو ہر ایک کو اتفاق ہوگا لیکن پہلے ہی Child Protection Bureau کے نام سے ایک ایسا ادارہ موجود ہے جو کہ بچوں کے تحفظ کے لئے کام کر رہا ہے۔اس ادارے کی موجودگی کے باوجود جب بچے سڑکوں پر بھیک مانگتے ہوئے ہمیں نظر آتے ہیں تو بڑا افسوس ہوتا ہے۔اس وقت آپ لاہور میں مختلف جگہوں پر دیکھ لیں بچے بھیک مانگتے ہوئے نظر آتے ہیں۔یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس ادارہ کے اوپر سختی کی جائے اور اس کو monitor کیا جائے۔اس ادارے کا دائرہ کار وسیع کیا جائے،اس کے اندر پائی جانے والی خامیوں، کوتاہیوں کو دُور کیا جائے اور پنجاب کے دوسرے علاقوں میں بھی Child Protection Bureau کے ذیلی دفاتر بنائے جائیں۔ہم نے دیکھا ہے کہ اس ادارے کی وجہ سے بچوں کو بہتر زندگی مل رہی ہے اور وہ وہاں پر پڑھ لکھ رہے ہیں۔یہاں اسمبلی میں بھی Child Protection Bureau کے طالب علم آئے ہیں۔وہ بچے بہت ذہین تھے اور بڑے بڑے تعلیمی اداروں میں پڑھنے والے بچوں کی نسبت وہ زیادہ بہتر انداز میں بات چیت کر سکتے تھے،وہ زیادہ بہتر انداز سے اپنا case plead کر رہے تھے اور وہ زیادہ confidence سے بات کر رہے تھے تو میں سمجھتی ہوں کہ اس ادارے کے اندر مزید بہتری لانے کی ضرورت ہے اور اس کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!بات یہ ہے کہ محرک نے جو قرارداد move کی ہے اس کو ذرا دیکھ لیں کیونکہ اس کو twist کر دیا گیا ہے۔جہاں تک Child Protection Bureau کا تعلق ہے وہ اپنا کام صرف اس حد تک کر رہا ہے کہ لاوارث اور بھیک مانگتے ہوئے بچوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔یہاں دوسرے بچوں کی بات ہو رہی ہے۔ابھی پرسوں ایک تین سالہ بچے کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور چینلز پر اس کے باپ کو دکھایا گیا ہے جو کہ رکشا چلاتا ہے۔اس نے ہاتھ میں مائیک پکڑا ہوا تھا اور زار و قطار رو رہا

تھا کیونکہ اس کے بچے کو قتل کر دیا گیا ہے۔اسی طرح ایک پانچ سال کی لڑکی کو ریپ کر کے پرسوں قتل کیا گیا۔اس قرارداد پر اگر عملدرآمد کیا جائے تو اس پر حکومت کا ایک پیسا بھی نہیں لگے گا۔ میرے کچھ معزز ممبران نے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ اس پر بہت زیادہ اخراجات آئیں گے ایسا نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ محرک Child Protection Bureau کو ہی independent Directorate میں convert کرنا چاہتی ہے۔بچوں کے حوالے سے بے شمار research ہو رہی ہے کہ بچوں کے قریب ترین لوگ ان کے ساتھ زیادتی میں ملوث ہیں۔ملازمین اور قریبی رشتہ دار بچوں کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔والدین اور اساتذہ کو awareness and education دینے کی ضرورت ہے۔ Child Protection Bureau تو صرف لاوارث بچوں کے لئے کام کر رہا ہے۔ میں نے اسی معزز ایوان میں کافی عرصہ پہلے یہ گزارش کی تھی اور اس معاملے کو میں تحریک التوائے کار کی شکل میں لایا تھا کہ Women Protection and Child Protection Bureau کو ملا کر ایک Directorate بنا دیا جائے کیونکہ خواتین کے ساتھ بھی بڑی زیادتی ہو رہی ہے۔اس وقت Child Protection Bureau تو دس فیصد کام بھی نہیں کر رہا۔ جن بچوں اور بچیوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے ہم نے ان کو تحفظ دینا ہے جو کہ بے چارے کسی سے کچھ کہہ بھی نہیں سکتے۔ بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ ملک سے باہر تھے اور وزیر قانون صاحب نے Advisory Committee میں ہمیں کہا تھا کہ حزب اختلاف کے تمام ممبران کو 80 لاکھ روپے کے funds دیئے جائیں گے۔ وزیر قانون نے ہمیں بتایا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا ہے کہ میرے علم میں یہ بات نہیں کہ حزب اختلاف کے ممبران کے funds روکے گئے ہیں۔ ہمیں یہ یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ آپ کو funds دیئے جائیں گے لیکن ایسا نہیں ہوا اور صرف مجھے اکیلے کو ڈی سی او کا فون آیا کہ آپ 80 لاکھ روپے کی ہمیں سکیمیں دے دیں۔ ہمارے ہی شہر کے ایک معزز ممبر میجر صاحب جب اپنی سکیمیں لے کر گئے تو انہیں کہا گیا کہ ہمارے پاس تو آپ کی سکیمیں لینے کی کوئی ہدایت نہیں آئی۔ میں چاہوں گا کہ وزیر قانون صاحب ذرا اس پر روشنی ڈال دیں۔ اگر صرف مجھ اکیلے کو یہ funds دیئے جانے ہیں تو پھر میں نے نہیں لینے۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! وزیر اعظم کی طرف سے ان کے ممبران کو جو سات سات کروڑ روپے کے funds ملے ہیں ان کی بات بھی کر لیں۔ پھر ہمیں بھی وہ ملنے چاہئیں۔

جناب سپیکر: وہ علیحدہ بات ہے۔ آپ نے یہ بات پہلے نہیں کی اور پھر یہ کسی اور forum کی بات ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اگر انہوں نے سات کروڑ روپے کی بات کرنی ہے تو ان کے MNA's نے وزیر اعظم کی منتیں کر کر کے اربوں روپے لئے ہیں پھر ہم وہ بات بھی کریں گے۔ کئی لوگوں نے یقین دہانی کرائی ہے لیکن ہم نے اُس پر کوئی بات نہیں کی۔ صرف لاء منسٹر صاحب اس پر روشنی ڈال دیں اگر DCO سے صرف میرے فنڈز کے لئے فون کرایا گیا ہے تو مجھے وہ فنڈز نہیں چاہئیں۔

جناب سپیکر! ہمیں اس معاملہ پر لاء منسٹر صاحب سے جواب لے دیں، نہیں تو اس پر ہمارا احتجاج ہے اور اس کے علاوہ اب اس معزز ایوان میں کوئی اور business نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں اس معاملہ پر وزیر قانون صاحب سے جواب لیتا ہوں۔ جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ جس طرح سے قائد حزب اختلاف نے کہا ہے یہ بات ہوئی تھی۔ اُس کے بعد چیف منسٹر صاحب سے میری یہ بات ہوئی اور اس سلسلے میں انہوں نے بالکل ایک decision لیا ہے اور اُس کے مطابق تمام D.C.Os صاحبان سے یہ کہا گیا تھا کہ وہ اپوزیشن کے تمام ممبران سے آٹھ، آٹھ ملین روپے کی سکیمیں لیں۔ یہ بات اب میرے علم میں آئی ہے کہ D.C.Os صاحبان نے ابھی تک وہ سلسلہ شروع نہیں کیا۔ میں اس معاملہ کو آج ہی چیک کرتا ہوں اور یہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ تمام ممبران حزب اختلاف آٹھ آٹھ ملین روپے کی سکیمیں اپنے متعلقہ D.C.Os صاحبان کو جمع کرائیں اور انشاء اللہ اُس کے اوپر کام ہو گا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے ہمیں صرف بتا دیں کہ جس طرح سے مجھے D.C.O کا فون آیا ہے تو فلاں date تک تمام ممبران حزب اختلاف کو D.C.Os کے فون آ جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں تو یہ کوشش کروں گا کہ اگر اس direction کو کسی جگہ پر کوئی رکاوٹ ہوئی ہے تو اُسے دور کر کے آج ہی یہ سلسلہ شروع ہو جائے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ within one week یہ سلسلہ complete ہو جائے گا۔

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ضلع میں ٹینڈر بھی لگ گئے، پیسے بھی پہنچ گئے اور بغیر کسی تحریری آرڈر کے صرف ٹیلی فون پر وہ work order جاری نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں نصیر صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! جو سات سات کروڑ روپیہ صرف پیپلز پارٹی کے ممبران اسمبلی کے حلقوں میں لگنے ہیں راجہ صاحب اُس سات کروڑ روپیہ کی بھی بات کر لیتے تو بہت بہتر تھا۔ کیا ان پیپلز پارٹی کے ممبران اسمبلی کے حلقوں کے باہر عوام نہیں رہتی اور کیا اُن کے کوئی مسائل نہیں ہیں؟ اور یہ سات سات کروڑ روپیہ جن ممبران کے حلقوں میں لگنے ہیں اور وہ 80 لاکھ روپے کے لئے آ گئے ہیں اگر یہ سات سات کروڑ روپیہ پنجاب کے ہر حلقہ میں بغیر کسی تفریق کے لگتا تو زیادہ بہتر تھا اور راجہ ریاض صاحب اس پر بات کریں کہ یہ پیسا تمام ممبران پنجاب اسمبلی پر تقسیم ہوتے اور ان پیسوں سے پورے پنجاب کی عوام کے مسائل کو کم کرنے کی کوشش کی جاتی تو زیادہ بہتر تھا، نہ کہ صرف ان مخصوص حلقوں کے اندر پیسے لگائے جاتے۔ پورے پنجاب کی عوام دیکھ رہی ہے کہ گیلانی صاحب اس پاکستان کے وزیر اعظم ہیں نہ کہ ان چند مخصوص حلقوں کے وزیر اعظم ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میاں نصیر صاحب نے جو سات کروڑ روپیہ والی بات کی ہے یہ ان کی بڑی جائز بات ہے لیکن اگر اس پر تھوڑا سا غور کر لیں کہ چیف منسٹر پنجاب کے صوابدیدی فنڈز، ضلع کے فنڈز، ٹاؤن کے فنڈز، یونین کونسل کے فنڈز وغیرہ ممبران پاکستان پیپلز پارٹی اور ممبران مسلم لیگ (ق) کو نہیں مل رہے۔ یہ تو 80 لاکھ روپیہ ہے وزیر اعظم نے مسلم لیگ (ن) کے ہر MNA کو ایک ایک کروڑ روپیہ دیا ہے اور اس کے علاوہ انہوں نے اپنے صوابدیدی اختیارات سے مسلم لیگ (ن) کے کئی MNA's کو اسی اسی، نوے نوے کروڑ روپیہ اور ایک ارب روپیہ تک کا فنڈ دیا ہے۔ اسی طرح ہم سمجھتے ہیں یہ اسی نوے لاکھ روپیہ ہمارا حق ہے، باقی ہم چیف منسٹر کے صوابدیدی فنڈز

میں سے کچھ نہیں مانگتے، ہم ضلع کے فنڈز نہیں مانگتے، ہم ٹاؤن کے فنڈز نہیں مانگتے اور اگر آپ نے وہ سات کروڑ روپیہ لینا ہے تو ذرا اُن فنڈز پر بھی روشنی ڈال لیں تو ہم اُس کے لئے تیار ہیں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! یہ بڑا اہم issue ہے تو ہم لاء منسٹر صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے قائد حزب اختلاف کے مطالبہ پر بڑا مثبت respond کیا ہے لیکن وزیر اعظم اگر حزب اقتدار یا حزب اختلاف کو کوئی فنڈز دیتے ہیں تو ہمارا پنجاب اسمبلی کے کسی ممبر کا کوئی مطالبہ نہیں ہے۔ وزیر اعظم صاحب لاہور تشریف لائے انہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کے ممبران کو گورنر ہاؤس میں بلایا اور انہوں نے سات سات کروڑ روپیہ ہر ممبر کے لئے announce کیا۔ یہ بات یہاں پر نہیں رُکتی بلکہ ہر ممبر کو ممنوعہ بور کے 15 لائسنس دینے کا اعلان بھی کیا ہے۔ ہم اس یکطرفہ فنڈز دینے کے معاملہ کو بالکل زیادتی سمجھتے ہیں اس لئے اتنے ہی فنڈز ہمیں بھی دیئے جائیں یا پھر پیپلز پارٹی کے ممبران کی حد تک ان فنڈز کو واپس لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! میری گزارش یہ تھی کہ یہ بات ہو چکی ہے تو اس کو ختم کر کے قرارداد لے لیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ! آپ اس قرارداد پر بات کریں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ جو ادارے قائم ہیں اور اس وقت جو ملکی حالات ہیں۔ ان کے مطابق مزید اداروں کو قائم کرنا کوئی اچھی سوچ نہیں ہے۔ ہمارا چائلڈ پروٹیکشن بیورو موجود ہے۔ اس پر قومی وسائل استعمال ہوتے ہیں۔ اگر ادارے صحیح کام نہیں کر رہے تو ہمارا کام ہے کہ انہیں صحیح بات بتائیں اور ان کی حفاظت کریں۔ اس وقت چائلڈ پروٹیکشن بیورو موجود ہے۔ اگر وہ کوئی کام صحیح طریقے سے نہیں کر رہا تو ہمارا کام ہے کہ ہم انہیں یہاں اسمبلی میں بلا سکتے ہیں اور آپ کی اجازت سے پانچ دس ممبران ان کے ساتھ بات کر سکتے ہیں کہ یہ معاملات جیسے بچوں کی لیبر، بچوں کا بھیک مانگنا اور بچوں کے ساتھ زیادتی ہونے کو اپنے working order میں شامل کرے۔ اگر حکومت کا ادارہ موجود ہے اور وہ صحیح طریقے سے کام نہیں کر رہا تو اسے بہتر کیا جا سکتا ہے نہ کہ ہم ایک ادارے کی موجودگی میں parallel دوسرا ادارہ قائم کر دیں، اگر دوسرا صحیح کام نہ کرے تو ہم تیسرا چوتھا اور پانچواں ادارہ بناتے چلے جائیں اور اخراجات میں اضافہ کرتے چلے جائیں اس لئے میں ایک ادارے

کی موجودگی میں دوسرے ادارے کے قائم کئے جانے کی مخالفت کرتی ہوں، ناپسند کرتی ہوں اور چاہتی ہوں کہ اسی ادارے کو اچھا کام کرنے کی ہدایت کریں۔

جناب سپیکر: جی، اعجاز صاحب!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ اس قرارداد میں intention بالکل ٹھیک ہے۔ انہوں نے جہاں پر کہا ہے کہ خود مختار ڈائریکٹوریٹ قائم کیا جائے تو چائلڈ پروٹیکشن بیورو ایک خود مختار ادارہ ہے اور وہ ان تمام areas کو cover کرتا ہے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اس ادارے کے اندر کچھ اختیار اس کو تفویض نہیں کیا گیا جو کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے عالمی معاہدہ کی روشنی میں ہونا چاہئے تو اس کے لئے یہ ایک علیحدہ قرارداد لے آئیں اور ان اختیارات کو pinpoint کر کے تفویض کرنے کی بات کریں تو بہتر ہوگا نہ کہ ایک ادارہ جو ایک مقصد کے لئے کام کر رہا ہے اس کی موجودگی میں ایک نئے ادارے کو قائم کیا جائے۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے علیحدہ خود مختار ڈائریکٹوریٹ قائم کیا جائے تاکہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے عالمی معاہدہ کے مطابق صوبہ کے بچوں کو بھی سماجی، معاشی اور ثقافتی تحفظ و حقوق مل سکیں۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: تیسری قرارداد الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کی ہے۔ جی، چنیوٹی صاحب!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! پچھلے پرائیویٹ ممبر ڈے پر میری قرارداد کسی اور ممبر نے پیش کی تھی۔ میں نے اس وقت بھی بات کی تھی اور آج بھی یہ قرارداد میری ہے میری یہ قرارداد 16۔اگست 2011 تیسویں اجلاس کے ایجنڈے پر آئی تھی لیکن آج یہ پھر کسی اور ممبر کے نام سے ایجنڈے پر ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ قرارداد کوئی بھی ممبر دے سکتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ ہی دیں۔ قرعہ اندازی میں کسی کا نام بھی آ سکتا ہے۔ جی، چنیوٹی صاحب!

چنیوٹ میں لوہے و دیگر معدنیات کے ذخائر سے جلد از جلد استفادہ کرنے کا مطالبہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ

"اس ایوان کی رائے ہے کہ چنیوٹ میں لوہے و دیگر معدنیات کے وسیع ذخائر نکالنے اور ان سے جلد از جلد استفادہ کرنے کا اہتمام کیا جائے تاکہ صوبہ کی معیشت مزید مضبوط ہو سکے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ چنیوٹ میں لوہے و دیگر معدنیات کے وسیع ذخائر نکالنے اور ان سے جلد از جلد استفادہ کرنے کا اہتمام کیا جائے تاکہ صوبہ کی معیشت مزید مضبوط ہو سکے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مجھے اس پر اعتراض تو نہیں ہے لیکن جو کوششیں اب تک ہوئی ہیں ان کے متعلق میں ایوان کو اعتماد میں لینا چاہتا ہوں کہ چنیوٹ رجوعہ میں اب تک مختلف سرکاری اداروں کی جیالوجیکل تحقیقاتی سروے کی روشنی میں درج ذیل drill holes کئے جا چکے ہیں۔ جیالوجیکل سروے آف پاکستان 5، پنجاب معدنی ترقیاتی کارپوریشن 9 اور drill 17 holes ہیں۔ ان کے نتائج کو مدنظر رکھتے ہوئے چنیوٹ میں 110 ملین ٹن اور رجوعہ میں پانچ سو ملین ٹن اچھی کوالٹی کے خام لوہے کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں یہ ذخائر چنیوٹ میں سطح زمین سے 75 میٹر سے لے کر 178 میٹر کی گہرائی جبکہ رجوعہ میں 348 میٹر کی گہرائی میں موجود ہے جبکہ سطح زمین اور ذخائر کے درمیان مٹی ریت اور پانی جیسے مسائل موجود ہیں جن کی کان کنی میں کئی پیچیدہ مراحل شامل ہیں۔ جس کے لئے درآمد شدہ مشینری اور تکنیک کی اشد ضرورت ہے۔ خام لوہے کے ابتدائی تخمینہ جات اور دریافت کی روشنی میں بین الاقوامی سائنسی معیار کے مطابق مزید drilling اور جیالوجیکل تحقیقاتی کام کرانے کے لئے محکمہ معدنیات حکومت پنجاب نے تکنیکی، فنی اور مالی لحاظ سے مضبوط صلاحیتوں کی حامل ملکی و غیر ملکی بین الاقوامی کمپنیوں کو مروجہ قوانین کے مطابق شفاف طریقے سے مدعو کئے جانے کا پراجیکٹ تیار کیا ہے جس کے مطابق قانونی اور تکنیکی ماہرین کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ تمام تر اخراجات اور risk بذمہ کمپنی ہو گا۔ اب تک چار عدد کمپنیاں جن میں چین کی دو، جرمنی کی

ایک اور روس کی ایک کمپنی اپنی اپنی دلچسپی کا اظہار کر چکی ہیں۔ وہ bid میں حصہ لینے کے لئے محکمہ معدنیات سے مطلوبہ معلومات و دستاویزات حاصل کر چکے ہیں۔ ان کمپنیوں کے تکنیکی سوالات کے جوابات اور پراجیکٹ کے متعلق مزید معلومات مہیا کی جارہی ہیں تاکہ یہ کمپنیاں ہر اعتبار سے مکمل اعتماد کے ساتھ bids داخل کرا سکیں۔ مروجہ معیار پر پورا اترنے والی کمپنی کو چنیوٹ رجوعہ میں جیالوجیکل تلاش و تحقیق معدنیات لوہا و دیگر دھاتی معدنیات کا لائسنس دیا جا سکتا ہے۔ نتیجتاً کمپنی پہلے مرحلے میں ایک مکمل feasibility تیار کرے گی جس کے بعد باقاعدہ کان کنی کا کام پٹہ پر دیا جائے گا جس میں حکومت پنجاب کے shares ہوں گے۔ کامیاب feasibility و کان کنی کی صورت میں چنیوٹ رجوعہ سے حاصل ہونے والے خام لوہے کے ذخائر اور ان کی بنیاد پر سٹیل مل قائم کرنے کے قوی امکانات ہیں جس سے فولاد حاصل کر کے نہ صرف صوبائی بلکہ ملکی ضروریات کو بااحسن پورا کیا جا سکتا ہے جو کہ ایک مضبوط معیشت اور معاشی خوشحالی کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔ اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ چنیوٹ میں لوہے و دیگر معدنیات کے وسیع ذخائر نکالنے اور ان سے جلد از جلد استفادہ کرنے کا اہتمام کیا جائے تاکہ صوبہ کی معیشت مزید مضبوط ہو سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب چوتھی قرارداد محترمہ آمنہ الفت صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ!

صوبہ پنجاب میں قائم وومن کرائسز سنٹرز کو کل وقتی اداروں میں تبدیل کرنے کا مطالبہ

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! شکریہ

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت وومن منسٹری کے تحت صوبہ پنجاب کو منتقل ہونے والے وومن کرائسز سنٹرز کو ان کے قیام کے اغراض و مقاصد کے مطابق چلانے کے لئے ان اداروں کے اوقات کار کو متاثرہ خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے

آٹھ گھنٹے کی بجائے کل وقتی اداروں میں تبدیل کرے تاکہ متاثرہ خواتین کی صحیح معنوں میں فلاح و بہبود کا ہدف حاصل کیا جاسکے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت وومن منسٹری کے تحت صوبہ پنجاب کو منتقل ہونے والے وومن کرائسز سنٹرز کو ان کے قیام کے اغراض و مقاصد کے مطابق چلانے کے لئے ان اداروں کے اوقات کار کو متاثرہ خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے آٹھ گھنٹے کی بجائے کل وقتی اداروں میں تبدیل کرے تاکہ متاثرہ خواتین کی صحیح معنوں میں فلاح و بہبود کا ہدف حاصل کیا جاسکے۔"

MR IJAZ AHMED KHAN: I oppose it.

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ facts معزز ایوان کے سامنے رکھنا چاہوں گا کہ وزارت سماجی بہبود و ترقی وفاقی حکومت کے تحت چلنے والے وومن کرائسز سنٹر کا انتظام حکومت پنجاب نے نہیں سنبھالا۔ اس معاملہ پر فیصلہ ابھی وفاقی وزارت بین الصوبائی رابطہ کے پاس زیر غور ہے۔ ان سنٹروں کے انتظامی اختیارات کا فیصلہ ہونے کے بعد حکومت پنجاب قرارداد میں پیش کی گئی تجویز پر غور کرے گی۔

جناب سپیکر: جی، اعجاز احمد خان صاحب!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے کچھ بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے اُس وقت oppose نہیں کیا تھا۔ اعجاز خان صاحب نے کر دیا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! oppose حکومت نے کیا ہے مگر آپ اس کی حمایت کرنے والوں کی بات بھی سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔ اعجاز خان صاحب! میں ان کی بات سننے کے بعد آپ کو floor دیتا ہوں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے بھی oppose کر دیا ہے لیکن اٹھارہویں ترمیم کے بعد تینوں صوبوں نے اسے adopt کر لیا ہے۔ پنجاب میں تقریباً 17 کرائسز سنٹر ہیں جن کو گورنمنٹ funding نہیں کر رہی اور کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ آپ کوئی

علیحدہ سے ادارہ بنائیں لیکن ہماری یہ استدعا ہے کہ ان کرائسز سنٹروں کو چلتے رہنے دیا جانا چاہئے۔ اگر فنڈز نہیں ہیں تو یہ بات ایوان کو بتائی جائے مگر اِن کو بند نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس حوالے سے بین الصوبائی رابطہ کمیٹی میں یہ بات چل رہی ہے لیکن خیبر پختونخواہ، سندھ اور بلوچستان میں یہ ہو گیا ہے مگر یہ کرائسز سنٹر جن کی تعداد پنجاب میں زیادہ ہے اُن کو بند کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، اعجاز خان صاحب!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! جزوی طور پر معزز لاء منسٹر نے یہ بتایا ہے کہ ابھی تک یہ ادارہ پنجاب حکومت کے حوالے کیا ہی نہیں گیا۔ اٹھارہویں ترمیم کے تحت جو ادارے devolve ہو کر صوبوں کو منتقل ہوئے ہیں اُس میں ساتھ یہ حکم بھی تھا کہ اُن کو وسائل بھی فراہم کئے جائیں۔ اس ادارے کا انتظام و انصرام ہی حکومت پنجاب کو منتقل نہیں کیا گیا چہ جائیکہ اُس کی شفٹوں میں اضافے کی بات کی جائے جس پر بہت ساری رقم خرچ ہو گی۔ میں اس قرارداد کے حوالے سے یہ بھی کہوں گا کہ شیخ زید ہسپتال یا Evacuee Trust Board جیسے ادارے اٹھارہویں ترمیم کی negation میں آج تک صوبہ پنجاب کو منتقل نہیں کئے گئے تو اس انداز میں وفاقی حکومت کی طرف سے جو discrimination ہے اس کا بھی خاتمہ ہونا چاہئے اور اٹھارہویں ترمیم کی رُو کے مطابق تمام ادارے صوبوں کو devolve کئے جانے چاہئیں۔ یہ ادارہ جب devolve ہو گا تو پھر اس پر نظر ثانی کی جائے۔ لہذا یہ قرارداد قابل پذیرائی نہ ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں بھی عرض کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ oppose کر رہی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں اس قرارداد کی favour میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! Rules کے تحت یہ بات نہیں کر سکتیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس پر زیادہ بات نہیں ہو سکتی۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں بات کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! پہلے mover کو بات کر لینے دیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں لاہور میں کرائسز سنٹر کی چیئرپرسن تھی۔ اٹھارہویں ترمیم کے تحت جو منصوبے صوبہ پنجاب کو ملے ہیں میری request یہ ہے کہ اس ادارہ کو بھی own کیا جائے

کیونکہ آدھی آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔ خدارا اس کی روح کو سمجھنے کی کوشش کی جائے کیونکہ یہ کوئی دارالامان جیسا ادارہ نہیں ہے۔ اس ادارے میں ہم نے وہ سسٹم develop کیا تھا کہ اگر ایک خاتون کو اُس کا خاوند گھر سے باہر نکال دیتا ہے یا اُس کا بھائی بدتمیزی سے پیش آتا ہے اور وہ بے وقت گھر سے بے گھر ہمارے پاس آتی تھی تو اس کو immediately ایک shelter مہیا کیا جاتا تھا۔ وہاں پر Psychiatrist موجود ہیں جہاں اُن کی counselling کی جاتی ہے، انہیں میڈیکل ایڈ مہیا کی جاتی ہے پھر اُن کا گھر بسانے کے لئے پوری کوشش کی جاتی ہے۔

(اذانِ ظہر)

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میری استدعا یہ تھی کہ یہ پنجاب کی تمام خواتین کا معاملہ ہے لہذا اُن کی فلاح و بہبود کے لئے حکومت کی بھی ذمہ داری بنتی ہے اور ویسے بھی اس طرح کا ادارہ حکومت پنجاب کے زیر سایہ کوئی بھی نہیں چل رہا۔ اگر اس ادارے کے نام کا مسئلہ ہے یا کوئی دوسرے issues ہیں تو انہیں resolve کرنے کے لئے کوئی کمیٹی بنا دی جائے جس کے سپرد یہ کیس کر دیا جائے۔ میری آپ سے humble request ہے کہ اس کو نظر انداز نہ کیا جائے کیونکہ آج کی عورتیں بے حد مسائل کا شکار ہیں۔ آپ ریکارڈ نکلوا کر دیکھیں کہ ہم نے جن خواتین کی counselling کرنے کے بعد دوبارہ گھر بسائے تھے اُن میں ایک ایک گھر کو بسانے کے لئے کئی دفعہ دو دو مہینے بھی لگ جاتے تھے۔ خاوند سے علیحدگی یا طلاق دلوا دینا کوئی حل نہیں ہے بلکہ اُن کی نفسیات کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ لینا چاہئے۔ اگر کہیں عورت بھی غلط ہے تو اُس کی counselling اور علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کو بھی ایک گھر اور ماں باپ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں پر بیٹھی تمام خواتین میں سے ایک بھی خاتون ایسی نہیں ہو گی جو اس کرائسز سنٹر کی مخالفت کرے۔ یہ ریاست کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ایک عورت جسے رات بے رات گھر سے تشدد کر کے نکال دیا جاتا ہے وہ کہاں جائے گی؟ اُن خواتین کے لئے ہم نے دن رات effort کر کے یہ ادارہ بنایا تھا جس کے لئے بہت محنت بھی کی گئی تھی مگر بہتری کی گنجائش ہر وقت رہتی ہے۔ اس میں جو مسائل ہیں اُن پر ایک دن مختص کر کے بات کر لینی چاہئے مگر اس ادارے کو مکمل طور پر ختم کرنے کے بارے میں نہ سوچا جائے۔ میری آپ کے توسط سے پنجاب کی تمام خواتین کی طرف سے وزیر قانون صاحب سے بھی humble request ہے کہ اس ادارے کو بند نہ کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ فائزہ ملک صاحبہ!

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! میں بھی بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے پہلے oppose نہیں کیا تھا۔ جس نے oppose نہیں کیا وہ بات نہیں کر سکیں گے۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! وہ بھی تو بات کرنا چاہتی ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، اگر آپ favour میں بات کرنا چاہتی ہیں تو پھر میں اجازت دوں گا۔ جی، فائزہ ملک صاحبہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس طرف بیٹھی ہوئی بہنوں سے گزارش کروں گی کہ خواتین issue پر ہم نے ہمیشہ یہ عہد کیا ہے کہ اگر کوئی اچھی کاوش ہو گی تو اسے سب support کریں گی اور میں نے نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی قرارداد کو oppose نہیں کیا تھا بلکہ ان کی سوچ اور کاوش کو appreciate کیا۔ میں نے صرف اسی چیز کو oppose کیا تھا کہ ایک ادارے کی موجودگی میں دوسرا ادارہ نہ بنایا جائے۔ اب آمنہ الفت صاحبہ کی قرارداد کے متعلق میری گزارش ہو گی کہ پنجاب حکومت کی وومن منسٹری کی حالت، پنجاب کی عورتوں کی حالت اور سوچ ہماری موجودہ حکومت کی وجہ سے خراب ہو رہی ہے تو میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ ہم پر رحم کریں اور ہماری 52 فیصد آبادی کو اس طرح سے نظر انداز نہ کریں کیونکہ وہ ایک صوبے کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اگر حکومت پنجاب کی کسی اچھی سوچ اور کسی اچھے کام سے اس صوبے کی خواتین کی بہتری ہو سکتی ہے تو ہمیں ان سے گزارش کرنی چاہئے کہ یہ کرائسز سنٹرز بند نہ ہوں۔ یہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد پنجاب حکومت کے under آ چکے ہیں اور ہماری بھی یہی گزارش ہے اور ہم اسی لئے اسے support کر رہے ہیں کہ عورتوں کی بہتری کے لئے اگر کوئی ادارے یہاں پر پہلے سے قائم ہیں اور وہ اب آپ کی سرپرستی میں آ رہے ہیں تو پھر آپ کو کم از کم انہیں بند تو نہیں کرنا چاہئے اور ان کا خیال رکھنا چاہئے بلکہ اس میں مزید بہتری لانی چاہئے۔

محترمہ انجم صفدر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! قرارداد میں بات کچھ اور کی گئی ہے اور یہاں پر ان کا مؤقف کچھ اور ہے کیونکہ آپ قرارداد کی عبارت دیکھیں کہ:

"ایوان کی رائے ہے کہ حکومت وومن منسٹری کے تحت صوبہ پنجاب کو منتقل ہونے والے وومن کرائسز سنٹرز کو ان کے قیام کے اغراض و مقاصد کے مطابق چلانے کے لئے ان اداروں کے اوقات کار کو متاثرہ خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے آٹھ گھنٹے کی بجائے۔"

انہوں نے وقت کے حوالے سے کہا ہے اور یہ کرائسز سنٹرز کی بات کر رہے ہیں۔ قرارداد کچھ اور پیش کی گئی ہے اور یہاں پر بحث کسی اور طرف نکل گئی ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت وومن منسٹری کے تحت صوبہ پنجاب کو منتقل ہونے والے وومن کرائسز سنٹرز کو ان کے قیام کے اغراض و مقاصد کے مطابق چلانے کے لئے ان اداروں کے اوقات کار کو متاثرہ خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے آٹھ گھنٹے کی بجائے کل وقتی اداروں میں تبدیل کرے تاکہ متاثرہ خواتین کی صحیح معنوں میں فلاح و بہبود کا ہدف حاصل کیا جا سکے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: پانچویں قرارداد سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی ہے جنہوں نے تحریری طور پر request بھیجی ہے کہ اسے آئندہ پرائیویٹ ممبرز ڈے تک pending کر لیا جائے لہذا اسے pending کیا جاتا ہے۔

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے اب اجلاس کل بروز بدھ 21۔دسمبر 2011 کی صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔